ہند سے حرمین تک

تصنیف

ادیب شہیر حضرت مولانا

محمّد ادریس رضوی، ایم۔اے

رابطہ

Mohammed idris Razavi

SunniJamamasjid.PatriPool

Kalyan421306 Maharashtara

mob.9869781566

eml:idris367@gmail.com

ناشر

غوث الوریٰ اکیڈمی۔کلیان

نام کتاب:............ہند سے حرمین تک

☆مصنف:..........ادیب شہیر حضرت علامہ مولانا الحاج محمد ادریس رَضوی (ایم۔اے)

☆صفحات:............88

☆سنہ اشاعت.........فروری ۲۰۱۹ء مطابق جمادی الاوّل ۱۴۴۰ھ

ناشر: غوث الوریٰ اکیڈمی۔کلیان

تعداد: 1100

قیمت:...........45روپے

زیر اہتمام: الحاج منظور احمد شیخ ،کلیان

ملنے کے پتے:

☆سنّی جامع مسجد، پتری پُل، کلیان (مہاراشٹر) mob:9869781566

☆مولانا محمد مسعود رضا قادری، جامعہ رضویہ، بیل بازار کلیان۔ 09322329875

☆مولانا محمد کاشف شاؔد مصباحی، دار العلوم رضائے مصطفےٰ (گل برگہ) 09620372464

☆ڈاکٹر محمد توصیف رضا، رضا کیلنک، مدلمن، دربھنگہ۔ 09576829764

☆حافظ وقاری محمد قمر رضا، رضا منزل، مدلمن، دربھنگہ۔ 7275238675

الحاج منظور احمد شیخ

حج عشق و مستی کا سفر ہے

اللہ تعالیٰ کے گھر کے لئے آنے والا ہر آدمی اپنی کیفیت کے ساتھ آتا ہے۔اس لئے کہ یہ عشق و مستی کا سفر ہوتا ہے۔دنیا کے اسفار تجارت کے لئے ، سیر و سیاحت کے لئے ، دنیاوی معاملات انجوائے کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔اس کا تعلق جسم کے ساتھ ہے لیکن حج و عمرہ کا جو سفر ہوتا ہے اس کا تعلق روح سے ہے۔جس میں آنے والا اللہ تعالیٰ کی محبت میں ڈوب کر اللہ کے گھر کی طرف آتا ہے۔اسی لئے احرام باندھنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔کہ جب تم اپنے محبوب سے ملنے کے لئے آ ہی رہے ہو تو تمہیں دنیا کی زیب و زینت سے کیا مطلب !امیری غریبی کا فرق سب ختم کرو۔یہاں تم سب ایک ہو۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ بندہ نواز

بندہ وہ صاحب محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

اللہ تعالیٰ کا گھر ایسا گھر ہے کہ اس کی سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوگئے۔اونچ نیچ، ذات پات، امیری غریبی ایک طرف رکھ دو۔سب احرام کی چادر لپیٹ لو۔یہ مردوں کا احرام ہے اور عورتیں جن کپڑوں میں لپٹی ہوئی ہوں۔وہ ان کا احرام ہے۔بس اتنی کوشش کرو کہ کپڑا چہرے پر نہ لگے۔پردہ بھی برقرار رہے۔ورنہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ پروردگار نے عورتوں کو گھروں میں پردے کا حکم دیا ہو اور اپنے گھر میں بلایا تو پردہ ہٹا دیا جائے۔تلبیہ اللہ تعالیٰ کو

بے حد محبوب ہے۔ مرد اونچی آواز میں پڑھیں اور عورت آہستہ پڑھیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ چار بندے ایسے ہیں جن کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ پر اللہ تعالیٰ بستی پر عذاب آنے کو ٹال دیتا ہے۔ ایک موذن جب اللہ اکبر کہتا ہے۔ دوسرا مجاہد جب اللہ کے راستے میں نعرہ لگا کر چلتا ہے۔ تیسرا جب کوئی بچہ قرآن پڑھنے کے لیے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتا ہے اور چوتھا جب حاجی حالت احرام میں تلبیہ کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کے سب عذاب کو ٹال دیتا اور بندے کی مغفرت فرما دیتا ہے اور جنت کی بشارت دیتا ہے۔

پہلے حجاج کو اس سفر میں تقریباً چھ مہینے اور سال لگ جاتے تھے۔ جب لوگ سمندری جہاز میں سفر کر کے پندرہ بیس دنوں میں جدہ جاتے تھے۔ ان کو تین دنوں تک جہاز کے اندر ہی رکھا جاتا تھا۔ تا کہ کوئی بیماری کا وائرس ان کے ملک میں نہ گھس جائے۔ آج ماشا اللہ چند گھنٹوں میں ہوائی سفر کے بعد جدہ میں 4 سے 5 گھنٹے بعد ہی مکہ معظمہ کی طرح کوچ کر رہے ہوتے ہیں۔ راستے بھر ٹھنڈا پانی اور مشروب سے تواضع ہوتی ہے۔ پہلے لوگ اونٹوں پر جدہ سے مکہ مکرمہ پندرہ سے بیس دنوں میں پہنچتے تھے یا پیدل ہی جاتے تھے۔

اونٹ کے کرائے کے لیے رقم نہ ہونے کی وجہ سے ایک اونٹ پر سامان لاد کر عورتیں اور مرد پیدل ہی سفر کرتے تھے۔ 3.4 پانی کے برتن لینے پڑتے تھے۔ وضو کے لئے پانی، پینے کے لئے پانی، طہارت کے لئے پانی، اونٹوں کے پینے کے لئے پانی لینے پڑتے تھے اتنی مشقتوں کے بعد جب بیت اللہ پہنچتے تھے تو یہی ان کی عید ہوتی تھی۔ اللہ کی محبت اور تقوی ہی ان کا انعام ہوتا تھا۔

پہلے کے دور میں ہزاروں اور لاکھوں میں اکا دکا آدمی ہی حج بیت اللہ سے سرفراز ہوتے تھے۔ بڑے بڑے دولتمند اور شاہانِ وقت تک اس نعمت سے محروم رہے۔ مغل حکمران اور شہنشاہ تک اس در کی رسائی حاصل نہ کر سکے۔ نظام حیدر آباد بھی نہ سوچ سکا۔ آج نیک اور دیندار کی ضیاء رکھنے والا معمولی شخص بھی اس سعادت سے سرفراز ہو رہا ہے۔ اس سفر کی

یادیں زندگی بھر ذہن میں تازہ رہتی ہیں اور جب بھی تصور کرو تازہ ہو جاتی ہیں۔ ابھی 2012ء میں کیا گیا عمرہ حضرت علامہ محمد ادریس رضوی دامت برکاتہ کے بتائے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی یادیں آج بھی ایسی ہیں جیسے کل کی ہوں۔ ہم ساتھ ساتھ تھے۔ اب دیکھیے کہ وہ یادیں دھندلی بھی نہ ہوئی تھیں کہ حضرت عزت مآب مولانا محمد ادریس رضوی کو درِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاوا آ گیا۔ اور اس قدر حیران کن حالات میں کی کہ اپنے کانوں پر یقین نہ ہوا۔ جب حضرت نے حیدر آباد ائیر پورٹ سے یہ مژدہ سنایا تو مجھے ان کی قسمت پر رشک ہوا کہ میاں بیوی اور بڑے صاحبزادے پھر اس در کی پذیرائی حاصل کی خراب صحت کے باوجود یہ سفر یادگار رہا۔ اس وجہ سے میں نے استدعا کی کہ پچھلے تجربات کو اپنے مختصر سے نایاب سفرنامے کو ''حرم سے حرمت تک'' قلم بند کیا تھا وہ اس بار بھی ذرا تفصیل سے رقمطراز کریں۔ اور ایک بار پھر دنیائے صحافت میں اپنے قلم سے دھوم مچا دیں ۔ خرابی صحت کے باوجود انھوں نے میری یہ التجا قبول کی اور یہ سفرنامہ آپ کے ہاتھوں میں ہے ''ہند سے حرمین تک'' اللہ اسے اسی طرح عازمین حج اور عام مسلمان میں قبول فرمائے حضرت مولانا موصوف کی قلم کی یہ خاصیت ہے کہ وہ قاری کی انگلی پکڑ کر تفصیل وار اپنے ساتھ سفر کے ہر چھوٹے سے چھوٹے واقعات کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تخلیقات عوام میں کافی مقبولیت رکھتی ہے حضرت کا ہی شعر بار بار دماغ میں گھوم رہا ہے۔

میری قسمت سے کب ہوگی زیارت یارسول اللہ
بلا لیتے مدینہ مجھ کو حضرت یارسول اللہ

نظر بھر کر نظارہ میں بھی کر لوں آپ کے در کا
تمنا کو میری دیجئے بشارت یارسول اللہ

جھلک میں دیکھ لوں روضے کی آ کر اپنی آنکھوں سے
اگر ہو جائے میری ایسی قسمت یا رسول اللہ

مولانا محمد ادریس رضوی کی شخصیت کے تعلق سے یہ شعر بھی ملاحظہ کیجیے۔

اس سے مخلوق نے جی جان سے الفت کی ہے
جس نے سرکار دو عالم کی اطاعت کی ہے

قدسیوں نے بھی عقیدت سے اسے دیکھا ہے
جس نے اس ذات گرامی سے محبت کی ہے

سرزمین کلیان پر حضرت مولانا محمد ظفیر الدین رضوی کی آمد سے عشق حقیقی اور مدحت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو جلا ملی۔ لوگ مذہب کی طرف رغبت رکھنے لگے اور حضرت کے کردار و گفتار سے اس قدر متاثر ہوئے کہ ان کی رحلت پر برسوں بعد بھی ان کے نام اور دعاؤں سے شرابور ہو رہے ہیں۔ ان کے بعد ہمیں ہمارے مولانا محمد ادریس رضوی کی شکل میں وہ پھر سے اپنی یادوں میں زندہ ہیں اور اپنی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔ مولانا محمد ادریس رضوی ہو بہو کردار اور گفتار میں اپنی چھاپ چھوڑتے ہیں ہمیں ناز ہے۔ اس عالم، شاعر، مقرر، امام اور فرشتہ صفت ہستی پر کہ وہ ہمارے اتنے قریب ہیں اور اتنی مصروفیات کے بعد بھی اپنی تصنیف کردہ شاہکاروں سے عوام الناس کے دلوں پر راج کرتے ہیں اور مذہب سے دُور جانے والوں سے اسلامی خدمات انجام دلواتے ہیں۔ تین بار بیت اللہ کا دیدار کیا اور حرم نبوی میں اپنی پلکوں سے جاروب کشی کی۔ مقامات مقدسہ کی عکاسی کا اپنے سفرنامہ میں کی ہے۔ اللہ ان کو صحت کلی عطا فرمائے اور ان کے جذبات کو حیات بخش ترقی اور شہرت عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

☆☆☆

محمد ادریس رضوی، ایم۔اے

اپنی باتیں

قارئین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حج وعمرہ دین ودنیا وآخرت کے لئے بھلائی کا سبب ہے.... باعث ہے.... ذریعہ ہے.... وسیلہ ہے.... واسطہ ہے.... ’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی ہے کہ مہربان آقا ﷺ نے فرمایا کہ یکے بعد دیگرے حج وعمرہ کرتے رہو اس لئے کہ یہ دونوں غریبی اور گناہوں کو ایسے ختم کرتے ہیں جیسے دہکتی ہوئی بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کرتی ہے‘‘.... مسلمانوں کے لئے یہ بہت بڑی خوش خبری کی باتیں ہیں.... کہ یہ غریبی کو بھی دُور کر کے آدمی کو مالدار بنا دیتے ہیں.... اور گناہوں کو ایسے جلا دیتے ہیں جیسے دہکتی ہوئی بھٹی زنگ آلود لوہے کو صاف کر دیتی ہے.... اس سے زیادہ اور کیا چاہئے؟.... ہم سے، آپ سے، ان سے، اُن سے کوئی کروڑوں روپے لے کر گناہوں کو ختم نہیں کر سکتے.... تو پھر جن کو اللہ تعالیٰ نے دولت سے نوازا ہے وہ حج وعمرہ ہی کریں.... اگر وسعت ہے تو بار بار کریں۔

’’حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ہادیٔ عالم ﷺ نے یوم عرفہ کے دن کے متعلق فرمایا کہ اس دن جس قدر بندوں کو اللہ تعالیٰ جہنم سے آزاد کرتا ہے کسی اور دن نہیں کرتا.... اس دن وہ بندوں سے بہت قریب ہوتا ہے.... اور اپنے فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اور کہتا ہے.... یہ لوگ کیا چاہتے ہیں.... فرشتے کہتے ہیں.... وہ تیری رضامندی اور جنت چاہتے ہیں... تب اللہ تبارک وتعالیٰ کہتا ہے.... مَیں اپنے آپ کو اور اپنی مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا چاہے ان کے گناہ ریت کے ذرات کے برابر ہوں یا زمانہ بھر کے دنوں کے برابر‘‘۔

پوری زندگی کا ایک فرض....ایک سفر....اس قدر گناہوں کو مٹا دیتا ہے تو ایسے سفر کے لئے مالداروں اور عاشقوں کو تیار ہو جانا چاہئے....اور حج وعمرہ کے لئے چل دینا چاہئے....جانے والے جا رہے ہیں....اپنے اعمال میں نیکیوں کا اضافہ کر رہے ہیں....جانے والے کچھ حضرات بار بار جا رہے ہیں۔

ان بار بار جانے والوں میں ایک نام ''الحاج منظور احمد شمس الدین شیخ'' کا بھی ہے جو میرے کرم فرما بھی ہیں....۲۰۱۲ء میں ہم دونوں ایک ساتھ عمرہ میں تھے....موصوف بارہ حج اور سات عمرہ کر چکے ہیں....فی الوقت ضعیفی اور کچھ بیماریوں نے موصوف کو اپنے گھیرے میں لے لیا ہے....لیکن ہمت بلند ہے....۲۰۱۲ء میں لکھی گئی راقم کی تصنیف ''حرم سے حرم تک'' موصوف ہی کی پُر زور اپیل کا نتیجہ ہے....حاجی صاحب نے ''غوث الوریٰ اکیڈمی'' کلیان سے پچاس کتابیں خرید کر حج وعمرہ کرنے والوں کو فی سبیل اللہ دیا ہے۔

2018ء میں راقم عمرہ سے واپس آیا تو موصوف ملنے کی غرض سے پہنچے اور کہا کہ اس دفعہ بھی سفرنامہ لکھنا ہے....میں نے اپنی رُوداد سنائی....بیماری کی باتیں بتائیں....مگر موصوف بضد ہوئے کہ لکھنا ہے....کئی مرتبہ فون کیا....سفرنامہ کی جانب توجہ مبذول کرائی....میں نے کہا حاجی صاحب کتاب یا کتابیں لکھنا آسان ہے....مگر کتاب کو چھپوانا بہت مشکل کام ہے....محترم نے کہا....گھبرائیے نہیں....کتاب مکمل ہو جائے گی تو چھپ بھی جائے گی....اس کتاب کو چھپوانے کے لئے موصوف نے اپنا تعاون دیا....''غوث الوریٰ اکیڈمی ''صدر مولانا محمد مسعود رضا قادری کو تیار کیا گیا....ان لوگوں کی وساطت سے یہ کتاب منظر عام پر آئی ہے۔

اس کتاب میں اس قدر مواد نہیں ہے جو ''حرم سے حرم تک'' میں ہے....لیکن اس کی نوعیت الگ اور اِس کی نوعیت الگ ہے....اس کتاب کو پڑھ کر قارئین ضرور محظوظ ہوں گے....اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قارئین کے لئے نافع بنائے (آمین یارب العٰلمین)

☆☆☆

داستانِ رضوی

ہند میں رہنے والے محمد ادریس رضوی کی پہلے تھوڑی سی اونچ نیچ، نشیب وفراز والی داستان سنئے....پھر حرمین شریفین کی زیارت کی مبارک باتیں سنیں گے....۲۰۰۱ء میں راقم کو حج نصیب ہوا....والد محترم الحاج محمد منیف صاحب ساتھ تھے....۲۰۱۲ء عمرہ پر جانے کی سعادت حاصل ہوئی....اس عمرہ کا سفرنامہ ''حرم سے حرم تک'' کے نام سے ۲۰۱۴ء میں شائع ہوا اور مقبول بھی....دل میں خواہش تھی کہ اب اگر حج نصیب ہوا یا عمرہ تو اہلیہ کو بھی ساتھ میں لے جاؤں گا۔

۲۷؍دسمبر ۲۰۱۳ء کی شب میں جناب سید یاسین علی قادری صاحب کے ساتھ ناگپور کا سفر ہوا....مقصد تھا....حضرت بابا تاج الدین علیہ الرحمہ کے آستانے پر فاتحہ خوانی اور کچھ نہیں....اس سفر کی پوری روداد ''تاج آباد ناگپور کا سفر'' میں لکھ چکا ہوں....۱۴؍دسمبر ۲۰۱۳ء کو دن بھر ناگپور میں رہ کر شام کی گاڑی پکڑ کر کلیان کے لئے روانہ ہوا۔

ٹرین میں نیند نہ آنے کی وجہ سے نعت پاک لکھنے کی جانب ذہن ملتفت ہوا....اور تین نعت پاک لکھنے کا شرف حاصل ہوا....ایک نعت پاک کا یہ شعر بھی ہوا۔

رہے اب سفر میں شریک حیات بھی
کوئی راہ ایسی بنا دو محمد ﷺ

یہ شعر بارگاہ الٰہی میں شاید قبولیت کی منزل پر فائز ہوا یا کاتب تقدیر نے پہلے سے لکھ دیا تھا کہ دوسرا عمرہ اہلیہ کے ساتھ کروگے....جس کے آثار اپریل ۲۰۱۶ء سے نظر آنے لگے تھے وہ اس طرح سے کہ ڈاکٹر محمد وسیم جاوید صاحب کے چچا محترم جناب عبدالرشید بھائی

گلبرگہ شریف والے نے مجھ کو عمرہ پر جانے کی پیش کش کی....راقم کے دل میں ہلچل مچ گئی کہ بخت پھر بیدار ہوا حرمین شریفین کی زیارت کا پھر سے شرف حاصل ہونے جا رہا ہے....جس سرزمین پر جانے کے لئے بہت سارے لوگ ترس رہے ہیں تو بہت سارے تڑپ رہے ہیں....کتنے بلک رہے ہیں تو کتنے آہیں بھر رہے ہیں....سارے کام مشیت کے اشارے پر ہوتے ہیں....اس کے حکم میں کوئی مخل نہیں ہوسکتا ہے....نہ اس کے حکم کو کوئی دائیں بائیں کرسکتا ہے....اور اس کی میشت نہیں چاہتی ہے تو ایڑی چوٹی کا زور لگا دینے سے بھی کچھ نہیں ہوتا ہے....قسمت کو کوسنے سے بگڑا ہوا کام نہیں بنتا ہے....قدرت کے کھیل نرالے ہیں....عمرہ کی دعوت مل جانے کے بعد میں نے اپنی کوشش تیز کردی....اہلیہ کے جانے کا بھی انتظام ہوگیا....ٹوروالے سے بھی بات چیت ہوگئی....سب کچھ ہوگیا....لیکن کاتب تقدیر کو ابھی منظور نہیں تھا....اس لئے بات بن بن کر بگڑ رہی تھی....پھسل رہی تھی...خوشی کے کنول مرجھا رہے تھے....سوچ وفکر بڑھ رہی تھی....لیکن امید اپنی جگہ برقرار تھی....امید اپنی جھولی میں یقین کا گوہر رکھے ہوئی تھی....امید کہہ رہی تھی....ابھی روکو....ابھی ٹھہرو اور آگے آگے دیکھو ہوتا کیا ہے....ابھی شاید تم کو آگ کا دریا پار کرنا ہے....غمزدہ ہونا ہے....بلکنا ہے....آہیں بھرنی ہیں۔

قدرت نے خوشی کو، غم کو، مسرت کو، مجبوری کو، دولت کو، غربت کو، دکھ کو، سکھ کو، امیری کو، فقیری کو، صحت کو، بیماری کو، سب کو چھپا کر رکھا ہے....کب کونسی چیز آئے گی اور کونسی جائے گی کوئی نہیں جانتا....خوشی کے پیچھے غم کھڑا ہے تو غم کے پیچھے خوشی کھڑی ہے....ایک کے پیچھے دوسری کھڑی ہے....جس کو حکم مشیت ہوتی ہے وہ نازل ہوتی ہے....میں حالت صحت میں شادو مگن تھا غم تعاقب کررہا تھا....صحت پر بیماری آنکھ گڑائے کھڑی تھی....شب وروز بدلنے والے تھے....چلتی ہوئی گاڑی پھر رکنے والی تھی....پھر کیا ہوا؟

پھر یہ ہوا

پھر ہوا یہ کہ مجھے آزمائش کے دریا میں اتار دیا گیا....بلا کی وادی میں پھینک دیا گیا....غم کے بھنور میں رکھ دیا گیا....چلتی پھرتی ہنستی مسکراتی زندگی منجمد ہوگئی....آن کی آن میں وہ ہوگیا....جو سوچا نہیں تھا....اور نہ خواب وخیال میں تھا....مشیت کے کام اسی طرح سے ایسے ہی ہوتے ہیں....اس کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے....کوئی نہ کوئی راز ہوتا ہے....بھید ہوتی ہے....حکمت ہوتی ہے....کیا ہوا لیجئے پڑھئے۔

خوشی میں غم کی آمد

اب تو خوشی کا غم ہے نہ غم کی خوشی مجھے
بے حِس بنا چکی ہے بہت زندگی مجھے

۴/اپریل ۲۰۱۸ء بروز بدھ کو وطن مالوف جانے کے لئے پون ایکسپریس سے والد محترم، خاکسار رضوی اور خاکسار کی اہلیہ کا ٹکٹ تھا....اسی دن اہلِ صبح پونے نو بجے گلبرگہ سے فون آیا کہ آپ کا پوتا محمد کامل رضا ابن محمد کاشف رضا کو کتا نے اس کے رخسار پر بری طرح سے کاٹ لیا ہے....ڈاکٹر محمد وسیم جاوید صاحب نے واٹس ایپ پر جو تصویر بھیجی اسے دیکھ کر پریشانی بڑھی اور بہت افسوس ہوا....کتا نے دائیں رخسار پر اس بری طرح سے کاٹا تھا کہ صرف اندرونی حصے کی چمڑی بچی تھی....ڈاکٹر محمد وسیم جاوید اور گلبرگہ کے کئی معززین نے اسپتال پہنچ کر ڈاکٹروں سے پیروی کر کے بہترین علاج پر آمادہ کیا۔

۴/اپریل ۲۰۱۸ء کو والد محترم الحاج محمد منیف صاحب راقم اور راقم کی اہلیہ 11062 پون ایکسپریس پکڑ کر روانہ ہوگئے کیوں کہ پسر عزیز محمد قمر رضا سلمہ کی شادی خانہ آبادی کی تاریخ مولانا نورالحق نظامی صاحب کی صاحبزادی سلمہا موضع دھنساری، ضلع سیتامڑھی سے مقرر ہو چکی تھی....منگنی کی رسم کی تاریخ بھی متعین ہو چکی تھی....۴/اپریل کو روانہ ہو کر

۶/اپریل ۲۰۱۸ء کو ہم در بھنگہ پہنچ گئے....یہ نہیں سوچا تھا کہ ہنستی، مسکراتی، چلتی پھرتی زندگی میں یکا یک دکھ درد اور رنج غم کی حکمرانی ہوگی....مسرت کے باب پر آہ، اُف کی پہرے داری ہوگی....زندگی کا ہر قرینہ بدل جائے گا....آیئے ہم زینہ بہ زینہ تھوڑی سی اپنی کہانی آپ کو سناتے ہیں۔

بے نام سا یہ درد ٹھہر کیوں نہیں جاتا
جو بیت گیا ہے وہ گزر کیوں نہیں جاتا

۱۴/اپریل ۲۰۱۸ء کو عزیزم محمد قمر رضا سلمہ کی شادی سے متعلق لڑکی دیکھنے یعنی منگنی کی رسم لے کر موضع دھناری ضلع سیتا مڑھی گئے جس میں (۱) والد محترم الحاج محمد منیف صاحب (۲) راقم محمد ادریس رضوی اور راقم کی (۳) اہلیہ راقم کا منجھلا لڑکا (۴) ڈاکٹر محمد توصیف رضا، ڈاکٹر محمد توصیف رضا کی لڑکیاں (۵) مہ جبیں اور (۶) مہ لقا، راقم کے چھوٹے بھائی کی (۷) اہلیہ اور اس کا لڑکا (۸) محمد شاہد اقبال (۹) راقم کے داماد مولانا قیصر علی مصباحی ان کے بھائی (۱۰) حیدر علی اور (۱۱) چچا لعل محمد اور سمدھی (۱۲) جناب یاسین صاحب جالے (۱۳) سالے جمال الدین چاند پورہ اور کردھولی کے سمدھی کے لڑکے (۱۴) جلال مصطفےٰ تھے....۱۴/تاریخ کی شام میں واپس اپنے گھر آگئے....۱۵/اپریل کو مغرب کی نماز مین ہلکا سر میں چکر کا احساس ہوا....اپنے لڑکے ڈاکٹر محمد توصیف رضا سے بتایا....عزیزم نے کہا کہ گرمی زیادہ ہے گلوکوز ڈی کا استعمال کر لیجئے....کل ہو کر ۱۶/اپریل ۲۰۱۸ء کو مغرب اور عشا کی نماز میں پھر چکر آیا....عزیزم محمد توصیف رضا نے بی پی جانچا تو کہا تھوڑا سا بڑھا ہوا ہے....عزیزم نے بی پی کی گولی کھلائی لیکن چکر کم نہیں ہوا بلکہ بڑھتا گیا....۱۷/اپریل کو صبح 9/بجے جب استنجا کے لئے گیا تو پاؤں رکھتا تھا اِدھر تو پڑتا تھا اُدھر....عزیزم محمد توصیف رضا کو بتایا تو عزیزم نے کہا کہ در بھنگہ ڈاکٹر کے یہاں چلئے....میں نے کہا کہ عزیزم محمد قمر رضا سلمہٗ کی رسم لے کر ۱۲/یا ۱۳ امہمان آرہے ہیں....پہلے

ان سے نپٹ لیا جائے....دن میں ۱۱/بجے سو گیا....۱۲/بجے دن میں اُٹھا تو دایاں ہاتھ اور پیر کام نہیں کر رہا تھا....صاحبزادہ ڈاکٹر محمد توصیف رضا پھر بضد ہوا کہ در بھنگہ چلئے....اور میں کہتا تھا کہ پہلے مہمانوں کو رخصت کر لیا جائے تو چلتا ہوں....۵ بجے جب اپنے کمرے سے نکل کر چلنا چاہا تو چلنے سے مجبور تھا....دو آدمی کے کاندھے کے سہارے سے کمرہ سے باہر گاڑی کے قریب آیا....چکر بدستور برقرار تھا....گھر سے در بھنگہ تک گاڑی میں لیٹ کر گیا۔

درد ایسا ہے کہ جی چاہے ہے زندہ رہئے
زندگی ایسی کہ مرجانے کو جی چاہے ہے

عزیزم ڈاکٹر محمد توصیف رضا سلمہ سب سے پہلے ہارٹ کے ڈاکٹر کے پاس لے گئے....ڈاکٹر نے کمپیوٹر سے ہارٹ چیک کر کے کہا کہ ہارٹ ٹھیک ہے....وہاں سے پھر ڈاکٹر سی ایم جھا کے اسپتال میں لے گئے....ڈاکٹر سی ایم جھا نے سب سے پہلے گلے میں باندھنے کا کالر پٹا منگوایا اور گلے میں باندھنے کے لئے کہا....اس کے بعد سی ٹی اسکین اور اکسرا نکالنے کے لئے کہا....اب شام رات کی جانب مائل ہو رہی تھی....ٹی اسکین والے نے کہا یہ کام کل ہوگا....کل ہو کر یہ کام ہوا رپورٹ آئی کہ Paralysis کا بالکل ہلکا سوئی کے نوک کے برابر اثر ہے....مگر گردن کی دو نسیں C3 اور C5 بیٹھ گئی ہیں....جس سے خون سپلائی نہیں ہو رہی ہے جس کی وجہ داہنا ہاتھ اور پیر کام نہیں کر رہا ہے....ڈاکٹر سی ایم جھا نے پوچھا کہ دماغ کام کو رہا ہے....میں نے کہا کہ ہاں دماغ پوری طرح سے کام کر رہا ہے...چند دنوں کے بعد ڈاکٹر صاحب سے میں پوچھا کہ آپ نے کہا تھا کہ دماغ کام کرتا ہے؟...اس کی وجہ کیا تھی؟ ...ڈاکٹر موصوف نے کہا لقوہ اور فالج کا پہلا اثر دماغ پر ہوتا ہے...جس سے دماغ کام نہیں کرتا ہے...دوسرا اثر زبان پر ہوتا ہے...جس کی بنا پر آواز بند ہو جاتی ہے... تیسرا اثر ہونٹ پر ہوتا ہے...آپ میں یہ سب باتیں نہیں تھیں...ڈاکٹر صا

حب نے پندرہ دنوں تک اپنے زیر علاج رکھا کہ۔

درد بڑھ کر دوا نہ ہوجائے
زندگی بے مزا نہ ہوجائے

۳۰ر اپریل کو ان کے یہاں سے رخصت ہوا....ان کے یہاں سے نکلنے کے بعد صاحبزادگان ڈاکٹر محمد توصیف رضا، قاری محمد قمر رضا؛ محمد اشرف رضا لے کر کے....بنی باد ضلع مظفر پور کے قریب ''کڑا'' میں ہومیو پیتھک ڈاکٹر اقبال ارشد کے یہاں پہنچے اس مرض کے لئے وہ علاقے میں مشہور تھے....مگر ان کی دوائی سے میرا بی پی ہائی ہو جاتا تھا.... لہٰذا ان کی دوا دس دن کھا کر چھوڑ دیا اور پھر سے سی ایم جھا کی دوا شروع کر دیا....راقم کے لڑکوں نے اس حالت میں کافی خدمت کی....اللہ تعالیٰ ان تمام کو شاد و آباد، خوش اور خوش حال رکھے۔ (آمین)

سید یاسین علی قادری کی مدلمن میں آمد

اس سے قبل جناب سید یاسین علی قادری صدر سنّی جامع مسجد کلیان، راقم کے آبائی گاؤں Madilman جا چکے تھے...اور صرف دو دن قیام کر کے واپس آ گئے تھے...اس دفعہ بھی تشریف لے گئے تھے...اس کی وجہ یہ تھی کہ ۸رمئی ۲۰۱۸ء کو پسر عزیز محمد قمر رضا کی شادی کی تاریخ مقرر تھی جس میں شرکت اور راقم کو دیکھنے کی غرض سے سنی جامع مسجد پتری پل کلیان (ممبئی) کے صدر محترم جناب سید یاسین علی قادری صاحب ان کی اہلیہ اور پوتی مسجد کے مؤذن مولوی محمد جمال الدین کے صاحبزادے محمد مشاہد رضا اور گجرات کے حسن صاحب ۴رمئی ۲۰۱۸ء کو راقم کے مکان madilman ضلع دربھنگہ پہنچے....محترم جناب سید یاسین علی قادری اپنی گاڑی سے ۵۔۶۔۷رمئی کو فیجو تھرپی کے لئے ڈاکٹر محمد سیف الدین صاحب کے کیلنک میں ''جالے'' (ضلع دربھنگہ) لے جاتے رہے....۸رمئی کو عزیزم محمد

قمر رضا سلمہ کی شادی تھی....لہٰذا واپسی بارات کی شب گزار کر اہل صبح محترم جناب سید یاسین علی بھائی اپنے تمام شرکا کے ساتھ اپنی گاڑی سے ممبئی کے لئے روانہ ہو گئے....اس کے بعد کرائے کی گاڑی کر کے ڈاکٹر محمد سیف الدین صاحب کے کلینک میں جاتا رہا....

اسی درمیان ایک شب خواب میں پیر و مرشد مولائے من حضور مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا نور قدس سرہٗ العزیز دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں ''اچھا ہوا کہ تم گھر آ گئے وہاں ہوتے تو مرجا تے''میں نے اپنے پاؤں کی جانب اشارہ کیا کہ حضور دم کر دیجئے کہ جلدی اچھا ہو جاؤں اتنے میں میری آنکھ کھل گئی....پیر و مرشد کا خواب میں دیکھنا اچھا اور بہت اچھا تھا کہ پیر کی توجہ ہے....لیکن آپ کا دم نہ کرنا اس بات کا اشارہ تھا کہ صحتمند ہونے میں دیر لگے گی....یہ میں نے اپنے طور پر سمجھا۔

مجھ پر میرے پیر مرشد مولائے من حضور مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا نور قدس سرہٗ العزیز اور دادا پیر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان کا روحانی فیضان بہت رہا ہے....جس میں سے چند کے تذکرے میں نے اپنی ''خود نوشت'' میں کیا ہے....اللہ تعالیٰ مجھ پر میرے پیر و مرشد اور دادا پیر کا فیضان ایسے ہی جاری رکھے (آمین)۔

۵رمئی تا ۲۷رمئی تک جالے (ضلع دربھنگہ) فیجو تھیرپی میں جاتا رہا....ڈاکٹر سیف الدین صاحب فیجو تھیرپی کے ماہر ہیں....بیس برسوں سے یہ کام کرتے ہیں ان کے کلینک میں دور دور سے لوگ آتے ہیں....موصوف ''رفاہی ادارہ'' ''لوکہت یاوواکاس فاؤنڈیشن'' بھی چلاتے ہیں....ان کے کلینک میں ۲۲ سے ۲۳ردنوں تک جاتا رہا....اس سے مجھے تھوڑا فائدہ ہوا....میں زیادہ دنوں تک موصوف کے یہاں نہیں جاسکا کہ حالات نے کروٹ لی کہ مجھے اپنے قیام کی جگہ بدلنی پڑی....یہ بات میرے حق میں اچھی نکلی....مگر حالتِ بیماری میں کبھی اسپتال میں، کبھی گھر میں، کبھی ادھر، کبھی اُدھر، کبھی ٹرین میں، کبھی بس میں، کبھی ٹیکسی میں، سفر یہ سب کیا ہیں؟

کبھی خود پہ کبھی حالات پہ رونا آنا
بات نکلی تو ہر اک بات پہ رونا آنا

مَیں کلیان آ گیا

چونکہ سنی جامع مسجد پتری پل کلیان کے ٹرسٹیان خصوصاً صدر جناب سید یاسین علی، سکریٹری جناب انوار عالم صاحبان نے فون کیا کہ آپ کلیان آجائیں اور یہاں ہی آ کر علاج کرائیں.... میں نے کہہ دیا کہ میں فی الحال نماز پڑھا نہیں سکتا.... ٹرسٹیان میں خصوصاً صدر اور سکریٹری صاحبان نے کہا کہ کوئی بات نہیں ہے اچھے ہونے کے بعد نماز پڑھایئے گا، مگر آپ یہاں آیئے، جزاک اللہ خیرا!

راقم، راقم کی اہلیہ، پسران محمد قمر رضا، محمد عاطف رضا اور قمر رضا کی اہلیہ ۳۰ رمئی ۲۰۱۸ء مطابق ۱۳ ررمضان المبارک ۱۴۳۹ھ کو دربھنگہ سے چل کر ۱رجون مطابق ۱۵ ررمضان کو ۱۰ رگھنٹے لیٹ سے کلیان پہنچے.... مولانا مسعود رضا قادری مہتمم الجامعۃ الرضویہ بیل بازار کلیان مسجد میں تقریر کر رہے تھے.... مقتدیان کے مطالبہ پر جلدی جلدی غسل کر کے منبر کے قریب پہنچا لوگوں کے مطالبہ پر کرسی پر بیٹھ کر دس منٹ تقریر کر دی.... کیرلا کے رہنے والے جناب علاؤالدین صاحب جو جمعہ جمعہ کے مقتدی تھے.... انہوں نے ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے جناب یاسین علی بھائی سے کہا کہ امام صاحب کی حالت بہت زیادہ خراب ہے.... کل میں ایک مساج والے کو لے کر آؤں گا.... اور جوزف کو لے کر کے آئے.... اس نے ۲۱ ردنوں تک مساج کیا لیکن اس سے خاص فائدہ نہیں ہوا۔

مجھے امید تھی کہ میں جلد اچھا ہو جاؤں گا.... لیکن ایسا نہیں ہوا.... دو مہینے کے بعد اہلیہ نے کہا کہ کب تک ایسے بیٹھ کر تنخواہ لیتے رہیں گے؟.... اپنے گھر چلئے.... مَیں بھی گاؤں جانے کے لئے آمادہ ہو گیا.... اس بات کا تذکرہ میں نے جناب سید یاسین علی بھائی سے کیا....

موصوف نے کہا کہ آپ کو یہاں ہی رہنا ہے.... آپ اچھے ہو جائیں گے تو نماز پڑھائیں گے.... جب تک مؤذن صاحب جو نائب امام بھی ہیں نماز پڑھاتے رہیں گے.... ٹرسٹیان خصوصی طور پر صدر اور سکریٹری صاحبان کی نوازش اور ذرہ نوازی دیکھ کر آنکھیں بھر گئیں.... لیکن میری غیرت مجھ کو جھنجھوڑ رہی تھی کہ بغیر ڈیوٹی کئے ہوئے تنخواہ لینا مناسب نہیں ہے.... بہت غور وخوض اور گھر والوں سے مشورہ لے کر میں اپنے صاحبزادے محمد قمر رضا سلمہٗ جو حفظ وقرأت کے بعد الجامعۃ الاشرفیہ میں رابعہ جماعت میں زیر تعلیم تھا.... کو بلایا کہ تم آجاؤ اور امامت کے فرائض انجام دو.... عزیزم اس بات پر راضی ہو گیا.... اور ۴ رمحرم الحرام ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۴ رستمبر ۲۰۱۸ء بروز جمعہ کو کلیان پہنچ کر مصلیٔ امامت کو سنبھالا۔

اس درمیان کی تکلیفیں مَیں کسی کو دکھا نہیں سکتا تو بتا بھی نہیں سکتا کہ مَیں کس طرح کی تکالیف میں گرفتار تھا.... ان تکالیف سے دینی، دنیاوی اور روحانی ہر طرح کے نقصانات ہوئے.... امید تو کبھی ناامیدی غالب رہی، اور میں فیض احمد فیض کے شعر کے مصداق بنا رہا۔

دل ناامید تو نہیں ناکام ہی تو ہے
لمبی ہے غم کی شام مگر شام ہی تو ہے

مرض ہے... موذی ہے... خطرناک ہے... مگر مرض ہی تو ہے... دوا ہے... دعا ہے... تدبیر ہے... شفا بھی تو ہے... وقت کا انتظار ہے کہ قسمت کس طرف کروٹ لیتی ہے... ہم امید رکھے ہوئے ہیں... اور یہ کہتے ہیں۔

اتنا بھی ناامید دل کم نظر نہ ہو
ممکن نہیں کہ شام الم کی سحر نہ ہو

علاج کی غرض سے کمبھاری ضلع عثمان آباد گیا

اس کے بعد ۲۰؍جون ۲۰۱۸ء کو جناسید یاسین علی بھائی اپنے چار چکے کی گاڑی سے

Shri.chandrakant Bhagwan tambe

taluka.tuljapur -At.po.kumbhari

Dust.usmanabas. m.s

9804113612+9604113612-Guvindmbe

لے گئے.... چار سو پچاس (450) کلومیٹر کا فاصلہ لگ بھگ ۱۱؍گھنٹے میں طے ہوا.... وہاں خود کو دکھانے کے بعد واپسی پر آمادہ ہوئے... ساتھ میں پسر عزیز محمد قمر رضا اور مؤذن صاحب کے صاحبزادے محمد مشاہد رضا تھے.... تامبے صاحب نس بیٹھانے اور بندنس کے جاری کرنے کے ماہر تھے.... وہ کوئی وید یا ڈاکٹر نہیں تھے.... دیسی علاج کرتے تھے.... جب ہم لوگ گئے تو تامبے صاحب خود نہیں تھے بلکہ ان کے لڑکے ”گوبند تامبے“ تھے.... وہ بھی اس کام کے ماہر تھے.... انہوں نے ہی دیکھا نس بیٹھایا ہاتھ پیر کو کھینچ کر نس کو درست کیا اور دوبارہ پندرہ دن کے بعد بلایا.... اور جناب یاسین علی بھائی سے کہہ دیا کہ ان کو سات سے آٹھ بار لانا ہوگا.... ابھی تک یہ بندہ ڈنڈہ کے سہارے بڑی تکلیف سے تھوڑا چل لیتا تھا.... جمعہ کے دن کرسی پر بیٹھ کر تقریر کرتا تھا.... کرسی پر بیٹھ کر ہی سلام پڑھتا اور کرسی پر بیٹھ کر ہی مقتدیوں سے مصافحہ کرتا تھا.... مجھ میں کھڑا ہونے کی نہ طاقت تھی نہ ہمت! پہلی بار ”کمبھاری“ سے آنے کے بعد سلام کھڑے ہو کر پڑھنے لگا اور مصافحہ بھی کھڑے ہو کر کرنے لگا... مگر یہ اتنا آسان مرض نہیں ہے کہ اِدھر دیکھا اور اُدھر بھاگا.... نہیں بلکہ یہ بہت سخت مرض ہے.... جو بڑی بے دردی سے جما رہتا ہے۔

دوبارہ ۶؍جولائی ۲۰۱۸ء کو جناب سید یاسین علی بھائی ان کے صاحبزادے سید لیاقت

علی اور سنی جامع پتری پل کے نائب صدر جناب اقبال نائیک بھی خود اپنا مرض دکھانے کی غرض سے ساتھ ہوئے.... اس دفعہ جناب چندر کانت بھگوان تامبے سے ملاقات ہوئی.... انہوں نے بھی نسوں کو بیٹھایا اپنے طور پر جو کرنا تھا کیا.... ان کو جب معلوم ہوا کہ یہ بندہ مسجد کا امام ہے تو انہوں نے بڑی عزت کی.... سب سے پہلے وہ جو گلے میں موتی کا مالا پہنے ہوئے تھے نکال کر میرے ہاتھ میں تھمایا کہ اس پر دم کر دو.... اس کے بعد موصوف نے بتایا کہ یہ جو کچھ ہے سب میرے پیر کی دَین ہے.... انہوں نے اپنے پیر کی تصویر دکھائی جو مسلمان تھے.... موصوف اپنے گھر کے اندر لے گئے دعا کروائی سر پر ہاتھ رکھوایا.... چائے پلائی، پھر ہم لوگ وہاں سے روانہ ہوئے.... وہاں سے آنے کے بعد کھڑا ہو کر تقریر کرنے لگا.... پہلے جمعہ کو پچیس منٹ کھڑا ہو کر تقریر کی.... اس کے بعد سے حسب دستور پچاس منٹ جمعہ میں کھڑا ہو کر تقریر کرنے لگا۔

یہ دو دفعہ کا جانا اور تامبے صاحب کا دیکھنا میرے لئے بڑا سودمند ثابت ہوا.... اس کے بعد سے تین دفعہ اور گیا لیکن دو دفعہ کے بعد سے کوئی فائدہ نظر نہیں آیا۔

تیسری مرتبہ ۳۰؍جولائی ۲۰۱۸ء کو جناب سید یاسین علی بھائی کی گاڑی میں راقم، سید لیاقت علی، جناب اقبال نائیک اور صاحبزادہ محمد کاشف رضا شاد مصباحی گئے.... اس دفعہ تامبے صاحب نے خصوصی طور پر دائیں پیر کی نسوں کو درست کیا.... لیکن وہاں سے آنے کے بعد کوئی خاص فائدہ نظر نہیں آیا.... یہ نس والا معاملہ ایسا تھا جو چیونٹی کی چال سے آگے بڑھ رہا تھا.... ایسے مرض سے مریض گھبرا جاتا.... اُکتا جاتا ہے.... لیکن مجھے کوئی گھبراہٹ یا اُکتاہٹ نہیں تھی.... صحت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے.... جب صحت بگڑتی ہے تو آدمی اس کو بحال کرنے کے لئے بہت دُور دُور کا چکر لگاتا ہے کہ مرض بھاگ جائے اور صحت بحال ہو جائے.... مرض کو بھگانے کے لئے تدبیر ضروری ہے۔

چوتھی بار ۲۶؍اگست ۲۰۱۸ء جناب یاسین علی بھائی، جناب اقبال نائیک، سید لیاقت

علی اور صاحبزادہ محمد کاشف رضا شاد مصباحی ساتھ تھے.....دو دفعہ تامبے صاحب کے علاج سے جو فائدہ ہوا وہ تیسری مرتبہ اور اس کے بعد سے نہیں ہُوا...لیکن مرتا کیا نہیں کرتا اتنی دُوران کے پاس جاتا رہا اور ہمارے کرم فرما جناسید یاسین علی بھائی لے کر جاتے رہے... مصیبت میں جو کام آجائے وہ ہی اپنا ہوتا ہے...موصوف نے جو میرے ساتھ بھلائی کا سلوک کیا ہے وہ بھولنے کے لائق نہیں ہے...میں موصوف کا بیحد ممنون ہوں...اوران کی صحت وسلامتی کے لئے دعائیں کرتا ہوں.....تامبے صاحب کا علاج جاری تھا کہ اسی دوران ۲؍ستمبر ۲۰۱۸ء سے ہومیوپیتھک ڈاکٹر وی جے کمار مہاجن بھیونڈی کی دوائی شروع کی... موصوف نے کہا کہ تین مہینے تک میری دوا کھائیے تو آپ اُٹھنے بیٹھنے لگیں گے...لیکن ہمارے مرض کا وہی حال تھا جیسے پہاڑ کی چوٹی پر ایک چٹان رکھی ہوئی ہے...بہت تیز اور موسلا دھار بارش ہورہی ہے...تماشائی کھڑے ہوکر تماشا دیکھتے ہیں کہ وہ چٹان اب گرے گی تب گرے گی...مگر چٹان گرتی نہیں ہے...تماشائی بہت دیر تک نظارہ کر کے مایوس واپس چلے جاتے ہیں...اسی طریقے سے صحت منداور اچھا ہونے کے لئے یہاں کئی طرح کی دوائیں ہورہی ہیں....دعائیں ہورہی ہیں....ورزش ہورہی ہے....ریاضت ہورہی ہے...مگر یہ مرض ہٹتا نہیں تھا...روزانہ امید کے زینے پر چڑھ کر سوتا تھا....لیکن صبح بیدار ہونے کے بعد پھر اسی زینے پر ہوتا تھا...جہاں تھا....امیدی اور ناامیدی کی جنگ کبھی کبھی تیز ہوجاتی تھی....اس تیزی پر میں تماشائی بن کر بیٹھ جاتا کہ دیکھتا ہوں کون کامیاب ہوتا ہے اور کون ناکامیاب...میں تماشا میں لمبے عرصے تک دیکھتا رہا....کتنے دنوں تک وہ بات آپ پیش لفظ میں پڑھ چکے ہیں۔

ڈاکٹر وجے کمار کی دوائی نے آگے بڑھتے ہوئے ہلکا سا اپنا رنگ دکھایا اور ۲۸؍ستمبر ۲۰۱۸ء کو زمین پر بیٹھ کر اٹھنے کی کوشش کی...ہلکی تکلیف کے ساتھ پانچ دفعہ اٹھا اور بیٹھا... اس عمل میں بھی تیزی نہیں آئی بلکہ اب یہ ایک طرح کی ورزش ہوگئی....جسے میں روزانہ کرتا

تھا...اسی درمیان ڈاا کٹر محمد وسیم جاوید اور سازانس صاحبان کلیان آئے، تفصیل پڑھیے۔

ڈاکٹر محمد وسیم جاوید اور سازانس کی کلیان میں آمد

چونکہ ڈاکٹر محمد وسیم جاوید صاحب گلبرگوی کا رشتۂ زوجیت ان کی چچازاد بہن محترم جناب عبدالرشید بھائی کی چھوٹی صاحبزادی سے طے ہو چکا تھا....شادی کی تاریخ بھی متعین ہوچکی تھی مگر کچھ وجوہ کی بنا پر متعین تاریخ چھوڑنی پڑی....اس کے بعد جناب عبدالرشید بھائی اوران کی اہلیہ نے کہا کہ اب یہ نکاح مدینہ منورہ مسجد نبوی میں ہوگا، سبحان اللہ۔

چونکہ جناب عبدالرشید بھائی 35 سالوں سے سعودی عربیہ میں ملازمت کرتے ہیں.... اسی بنا پرانہوں نے ایسا پروگرام بنایا....ڈاکٹر محمد وسیم جاوید صاحب نے کئی دفعہ مجھے فون پر بتایا کہ نومبر ۲۰۱۸ء کے پہلے عشرہ میں آپ کو مدینہ منورہ چلنا ہے....جناب عبدالرشید بھائی بھی مجھے ''جبیل'' سے فون کرتے رہے اور میں انکار کرتا رہا کہ میں آنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں....پھر ۱۱؍اکتوبر ۲۰۱۸ء کو ڈاکٹر محمد وسیم جاوید اور سازانس صاحبان جب راقم سے ملنے کے لئے کلیان آئے....دونوں صاحبان نے مجھے دیکھا اور کہا کہ آپ تو چل لیتے ہیں.... پاؤں میں تھوڑی سی لڑکھڑاہٹ ہے....جناب سید یاسین علی بھائی نے ڈاکٹر وسیم جاوید صاحب سے پوچھا کہ آپ کی شادی کب ہورہی ہے....اس پر میری زبان سے نکلا کہ ڈاکٹر صاحب خوش نصیب ہیں کہ آپ کا عقد مسنون مدینہ طیبہ مسجد نبوی میں ہوگا.... اس پر جناب یاسین علی بھائی نے کہا کہ حضرت کو لے کر نہیں جائینگے؟....ڈاکٹر صاحب بولے کہ حضرت کو اب آپ کہیے....جناب یاسین علی بھائی نے مجھ سے کہا کہ آپ جائیے۔ ..اور صاحبزادہ محمد قمر رضا سے کہا کہ پاسپورٹ لاکر دیجئے....میرے انکار کرنے پر بھی جناب سید یاسین بھائی نے پاسپورٹ منگوا کر ڈاکٹر محمد وسیم جاوید صاحب کے سپرد کر دیا.... ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ آنٹی کا بھی پاسپورٹ چاہئے....جناب سید یاسین علی بھائی نے

میری اہلیہ کا بھی پاسپورٹ منگوا کر ڈاکٹر صاحب کو تھما دیا....اس کی اطلاع ڈاکٹر صاحب نے اسی وقت اپنے چچا جناب عبدالرشید بھائی کو دی کہ ادریس آنے کو راضی ہو گیا ہے اور پاسپوٹ بھی مل گیا....اس خبر کو سن کر جناب عبدالرشید بھائی نے کہا کہ پہلے مجھے دو رکعت شکرانہ کی نماز پڑھنے دو پھر بات کرتا ہوں۔

مری شاخِ اَمَل کا ہے ثمرہ کیا
تری تقدیر کی مجھ کو خبر کیا
کلی گُل کی ہے محتاجِ کشود آج
نسیمِ صبح فردا پر نظر کیا

جناب عبدالرشید بھائی نماز شکرانہ پڑھنے کے بعد ڈاکٹر صاحب کو فون کیا اور کہا کہ جناب سید یاسین علی صاحب اور ان کی اہلیہ کو بھی لیتے آؤ....لیکن جناب یاسین علی بھائی نے یہ کہہ کر نفی میں جواب دیا کہ ۱۴ر دسمبر کو میرے صاحبزادے سید امجد علی کی اور ۱۸ر دسمبر کو میری صاحبزادی کی شادی ہے....سارے انتظام باقی ہیں اس لئے جانے سے قاصر ہوں۔

کمبھاری اور گلبرگہ کا سفر

پانچویں مرتبہ ۲۱ر اکتوبر ۲۰۱۸ء جناب یاسین علی صاحب پھر اپنی گاڑی میں لے کر کمبھاری چلے ساتھ میں حسن وانپی والے اور مسجد کے نائب امام مولوی جمال الدین بھی ساتھ تھے....۲۲ر اکتوبر کو کمبھاری پہنچ کر تابے صاحب سے ملنے کے بعد جناب سید یاسین علی بھائی نے کہا کہ چلئے یہاں سے گلبرگہ شریف چلتے ہیں....وہاں حضرت بندہ نواز سید محمد گیسودراز رحمۃ اللہ کے آستانہ پر فاتحہ پڑھ کر واپس آجائیں گے....اس بات کی اطلاع کسی کو نہ کیجئے....لیکن میں نے اس بات کی اطلاع پسر عزیز مولانا محمد کاشف رضا شاد مصباحی کو دے دی....ہماری گاڑی آگے کی جانب بڑھی....راستے میں چائے ناشتہ اور خورد ونوش کے لئے کئی جگہوں پر رُکتے ہوئے ۴ر بجکر ۳۰ر منٹ پر گلبرگہ مولانا کاشف رضا سلمہٗ کے مکان پر پہنچی....سب لوگوں کو بھوک لگ رہی تھی....سب لوگوں نے پہلے کھانا تناول کیا....نماز مغرب کے بعد مولانا محمد کاشف رضا شاد کے ساتھ ڈاکٹر محمد وسیم جاوید اور ساز انس صاحبان پہنچ گئے....ہم بھی حضرات حضرت گیسودراز رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے کی جانب چلے....آستانہ کے پیچھے کے دروازے پر گاڑی لگائی گئی....وہاں سے چل کر حضرت گیسودراز رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پہنچ کر فاتحہ خوانی کی....اس کے بعد ڈاکٹر محمد وسیم جاوید صاحب ہم لوگوں کو اپنے مکان پر لے گئے....موصوف کا مکان مزار شریف کے احاطہ سے بالکل متصل ہے....یہاں ہم لوگوں کی ناشتے اور چائے سے تواضع کی گئی....ڈاکٹر صاحب کے والد محترم جناب محمد عبدالحمید بھائی صاحب نے کہا کہ آپ عمرہ پر چلنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں....آپ نہیں تیار ہوتے تو ہم میاں بیوی دونوں آپ کو منانے کے لئے کلیان پہنچ جاتے....رب تبارک وتعالیٰ کے انتظام تک کسی کی رسائی نہیں ہے....اور اس کی مرضی کے بغیر کوئی کام ہوتا بھی نہیں ہے....تدبیر ضروری ہے مگر تدبیر پر تقدیر حاوی ہوتی ہے....کسی کے دل میں کسی کی محبت ڈال دینا اسی کا کام ہے....نہیں تو ہم جیسے نااہل کو کون پوچھتا ہے؟....اگر کوئی پوچھتا اور عزت کرتا ہے تو اُس ارحم الرّٰحمین کا رحم و کرم ہے....اور اس نے لوگوں کے دل کو میری طرف جھکا دیا ہے....الحمدللہ ربّ العٰلمین۔

تو تم اپنے ربّ کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

انسان کا دیکھنا...سننا...ہنسنا...مسکرانا...چلنا پھرنا...کھڑا ہونا...بیٹھنا...سب اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں...انسانوں میں مسلمانوں کو مزید نعمتیں زیادہ ملی ہیں....وہ ہیں نماز میں قیام کرنا...رکوع کرنا...سجدے میں جانا...قعدہ وقعود کرنا...دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرنا...یہ

سب اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں...اسی کو قرآن نے کہا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَان ☆ تم اپنے رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے...ان باتوں کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ جب تک صحت تھی تو دیکھنے...سننے...ہنسنے...بولنے...مسکرانے...چلنے پھرنے...کھڑا ہونے اور بیٹھنے کو انسان کی فطرت سمجھتا رہا...نماز میں قیام کو...رکوع کو...سجدے کو...قعدہ وقعود کو...دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرنے کو صرف عبادت ہی جانتا تھا...جب بیمار ہوگیا تو میں نہ زمین پر بیٹھ پاتا تھا...نہ سجدے میں جاسکتا تھا...نہ سجدے سے اُٹھ سکتا تھا...نہ قعدہ میں بیٹھ سکتا تھا...سجدے اور قعود کے لئے ترستا تھا...اس وقت مجھے احساس ہوا کہ یہ چیزیں عبادت کے علاوہ ربّ کی نعمت بھی ہیں...جان میں جان ہے تو جان ہے...نہیں تو جان بیکار ہے...قالب کو جان نے ہی جان بنا رکھا ہے...نہیں تو اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے...صرف مال ودولت اور اولاد ہی اللہ کی نعمت نہیں ہیں...بلکہ اس کی نعمت کا حساب ہی نہیں لگایا جا سکتا...ایک ایک سانس اس کی نعمت ہے...عبادت کے کُل وجز سب کے سب عبادت کے علاوہ نعمت بھی ہیں...بڑے پیارے ہیں وہ لوگ جو عبادت کرتے...اور عبادت کے مزہ کے ساتھ نعمت کا بھی لطف اُٹھاتے ہیں...جو لوگ عبادت سے دُور ہیں وہ نعمت سے بھی دُور ہیں...نعمت کے لطف سے بھی دُور ہیں...کن کن باتوں کے تذکرے کئے جائیں...اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اِن نعمتوں کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے راقم کہاں کہاں کا چکر لگا رہا ہے...کیسی کیسی تدبیریں کر رہا ہے...دوا پر دوا اور دعا پر دعا کر رہا اور کروا رہا ہے...لیکن وہ نعمتیں جلدی مل نہیں رہی ہیں...ہاتھ آنہیں رہی ہیں...رب سے مفت میں ملی ہوئی نعمتوں کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے جان ومال دونوں صرف ہو رہے ہیں...لیکن دُور تک نظر نہیں آتی..دوبارہ ملے گی تو رب کریم کے کرم سے ملے گی۔

گلبرگہ کے لئے روانگی

۶؍نومبر ۲۰۱۸ء کو پسرِ عزیز مولانا کاشف رضا شاد مصباحی کلیان آئے....۷؍نومبر ۲۰۱۸ء کو اہل صبح ہم لوگوں کو ادیان ایکسپریس سے گلبرگہ شریف کے لیے روانہ ہونا تھا اور مجھے تشویش لاحق تھی کہ کلیان میں ریلوے کے زینے پر چڑھ سکوں گا یا نہیں...اللہ کے فضل سے زینے پر پسرِ عزیز محمد قمر رضا سلمہٗ کا ہاتھ پکڑ کر چڑھ گیا...زینہ پار کر کے ریل کے ڈبہ تک گیا...دس منٹ تاخیر سے گاڑی آئی اور گلبرگہ شریف میں ۲۵؍منٹ بی فور گاڑی پہنچ گئی...وہاں سے ڈاکٹر وسیم جاوید صاحب اپنے چار چکے کی گاڑی سے مولانا کاشف رضا شاد مصباحی کے مکان پر پہنچایا...ہم لوگ ۸؍اور ۹؍نومبر جمعرات، جمعہ کو گلبرگہ شریف میں ٹھہرے...۸؍نومبر کو ڈاکٹر محمد وسیم جاوید صاحب ا؍بجے کے قریب پاسپورٹ لے کر آئے اور کہا کہ دیکھئے ویزہ لگ گیا ہے...دار العلوم رضائے مصطفیٰ کے طلبہ نے مولانا محمد کاشف رضا شاد مصباحی کی گل پوشی کی...مجھے بھی بلایا لیکن اپنی تکلیف کی وجہ سے نہ جاسکا تو ان لوگوں نے میرے لئے عمامہ بھجوایا۔ جزاک اللہ۔

پھر ۲؍بجے مدرسہ فیض مصطفیٰ البنات کی طالبات نے راقم کی اہلیہ کو بلا کر دوپٹہ اوڑھایا اور گل پوشی کی۔ جزاک اللہ فی الدارین۔

عصر کے بعد دار العلوم رضائے مصطفیٰ کے دو طالب علم آئے....جن میں ایک کا نام وقار نوری تھا ملنے کے واسطے آئے...ان کو شاعری کا بہت شوق تھا...بلکہ وہ شاعری کرتے تھے...چند بحور اوزان سے بھی واقفیت تھی...انہوں نے پسرِ عزیز مولانا محمد کاشف رضا شاد مصباحی کی شان میں توشیحی نظم بھی کہی ہے جس کا دو شعر ملاحظہ کیجئے۔

مرکزِ انوار ہیں کاشف رضا
واصفِ سرکار ہیں کاشف رضا

دین وسنت کی بقا کے واسطے
ہر گھڑی تیار ہیں کاشف رضا

بعد نماز مغرب ڈاکٹر محمد وسیم جاوید صاحب کی خالہ ملنے کے لئے آئیں....گھر میں خواتین سے مل کر تھوڑی ہی دیر کے بعد واپس چلی گئیں۔

شام کے وقت ۷؍بجکر ۳۰؍منٹ پر مولانا افروز رضا مصباحی اور ڈاکٹر اکبر علی ''الند شریف'' والے دونوں صاحبان ملنے کے لئے آئے اور بہت دیر تک بیٹھے....دینی اور علمی گفتگو ہوئی اس کے بعد عشا کی اذان ہوگئی تو دونوں صاحبان چلے گئے۔

شب میں عشا کی نماز کے بعد ہم سبھی آدمی صفدر علی صاحب کے یہاں کھانے پر مدعو تھے....موصوف کہنے لگے کہ مولانا کاشف رضا آپ خوش قسمت ہیں کہ عمرہ کے لئے تشریف لے جارہے ہیں....میں کئی سالوں سے پروگرام بنا رہا ہوں....پھر یہ سوچ کر پیچھے ہٹ جاتا ہوں کہ میرے بچے کیسے رہیں گے....صفدر علی صاحب وہ ہیں جن کے مکان میں پسر عزیز مولانا محمد کاشف رضا شاد مصباحی کرایہ پر رہتے ہیں۔

۹؍نومبر کو جمعہ کی نماز اکبر حسینی مسجد عمر کالونی آزاد پور روڈ میں ادا کی....مسجد کے امام وخطیب مولانا افروز عالم مصباحی ہیں....مسجد کے مقتدیوں کی ادا اور حالت دیکھ کر بہت ہی افسوس ہوا...ایک بجے اذان ہوئی ا؍بج کر ۳۰؍منٹ پر خطیب محترم خطابت کے لئے کھڑے ہوئے تو صرف چند مقتدیان ہی تھے....آخر آخر میں لوگ مسجد میں آئے اور مسجد بھر گئی....لیکن امام کے سلام پھیرنے کے بعد سب کے سب بغیر سنت پڑھے ہوئے بڑی تیزی نکل گئے....مشکل سے آٹھ دس آدمی سنت پڑھے اور سلام پڑھنے میں شامل ہوئے....یہ بڑے ہی افسوس کی بات ہے....غور فرمائیے نماز ہماری....فرض ہمارا....سنت ہماری....واجب ہمارا....لیکن مسلمان جمعہ کو صرف بے دلی سے نام کے واسطے مسجد میں آتے ہیں....نہ فرض سے پہلے کی سنت پڑھتے ہیں....نہ بعد کی سنت پڑھتے ہیں....نہ نفل ادا کرتے

ہیں....اکثر شہروں کی یہی حالت ہے....اب یہ بیماری قصبوں اور گاؤں میں بھی پھیل رہی ہے....بلکہ پھیل گئی ہے....مریض کو خود احساس نہیں ہے کہ میں مریض ہوں تو پھر علاج کیسے ہوگا؟۔

گلبرگہ سے حیدرآباد کے لئے روانگی

عمرہ کے اس قافلہ ہم ۱۱؍آدمی شامل تھے....ہم لوگ راحت ٹور کے توسط سے گئے....۹؍نومبر ۲۰۱۸ء کو بعد نماز مغرب تقریباً ۷؍بجکر ۲۵؍منٹ پر ہمارا قافلہ گلبرگہ سے روانہ ہوا....ہمارے قافلہ میں شریک شرکا کے اسم گرامی اس طرح سے ہیں ڈاکٹر محمد وسیم جاوید ان کے والد محمد عبدالحمید صاحب اور ان کی اہلیہ، ڈاکٹر صاحب کے ماموں محمد معین الدین فاتحہ خوانی اور ان کی اہلیہ، ساز انس اور ان کے والد محمد غوث جنیدی صاحب، حافظ خالد رضا صاحب، پسر عزیز مولانا محمد کاشف رضا شاد مصباحی، راقم اور راقم کی اہلیہ....دو ٹیکسی پر مذکورہ بالا تمام شرکا چلے دونوں ڈرائیور مسلمان تھے....سڑکیں تو پورے ہندوستان کی اچھی اور عمدہ ہوگئی ہیں....لہذا یہاں کی سڑک بھی اپنی عمدگی کا اعلان کر رہی تھی....چلتے چلتے ظہیرآباد آگیا....اور رات کے پونے نو بج چکے ہیں....مشورہ ہوا کہ شب کا کھانا یہاں پر کھالیا جائے....حیدرآباد پہنچتے پہنچتے تمام ہوٹل بند ہوچکے ہوں گے....لہذا تمام شرکا ''گرینڈ پریوار ڈھابا'' ظہیرآباد میں چلے....یہ مسلمان کا ڈھابا تھا اچھا کھانا کھلایا....کھانے سے فارغ ہوگئے تو گاڑی پھر آگے کی جانب بڑھی اور بڑھتے بڑھتے حیدرآباد کے قریب ہونے لگی....حیدرآباد چونکہ نوابوں کا شہر رہ چکا ہے، جس کے اثرات آج بھی دیکھنے کو ملتے ہیں....ہر شہر میں سڑک کے دونوں جانب درمیان میں جنگل اور گھاس لگائے گئے ہیں حیدرآباد میں سڑک کے درمیان خوبصورت حسین وجمیل پھولوں کے پودے دیکھ کر دل خوش ہوجاتا ہے۔

شب میں حیدر آباد میں قیام

حیدر آباد شہر میں ہم لوگ رات کو دو بجے پہنچے ایک لاج کے اندر قیام کیا.....۱۰ رنومبر کو صبح 9 ربجے لاج سے نکل کر ائیر پورٹ کی جانب چلے.....ساڑھے دس بجے کے قریب ہم لوگ ایئر پورٹ پر پہنچ گئے.....ساری کاروائی ہونے کے بعد جہاز کی طرف چلے ایئر پورٹ کے ملازموں میں مسلمانوں کی تعداد اچھی خاصی نظر آئی.....وہ اس طریقے سے ملازم ایک دوسرے کو دیکھتے تھے تو السلام علیکم کہتے تھے.....جو لڑکی مجھے وہیل چیئر پر بیٹھا کر جہاز تک لے گئی اس کا نام پوچھنے پر اس نے اپنا نام رشیدہ بتایا.....بہر حال ہم لوگ جہاز میں آ کر بیٹھ گئے....یہ سعودی ایئر لائنز تھا...ا ربجکر ۵ رمنٹ پر جہاز کو پرواز بھرنی تھی....مگر تقریباً ایک گھنٹے کی تاخیر سے طیارہ پرواز کیا.....اس درمیان ایک صاحب نے کہا کہ دیکھئے لوگ کتنے صبر کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں.....کوئی کچھ نہیں بول رہا ہے.....چوں تک نہیں کر رہا ہے اور مسجد میں دیکھئے امام صاحب اگر دس سیکنڈ تاخیر کر دیتے ہیں تو سارے مقتدی کے رخ پیچھے کی طرف ہو جاتے ہیں.....ایک منٹ کی تاخیر مسجد میں گوارا نہیں کرتے اور امام کو الٹا سیدھا بولنے لگتے ہیں.....بات پتے کی تھی لیکن کیا کیا جائے.....مسلمان اپنی روش کو بھول گئے.....جہاز کے پرواز بھرنے سے پہلے یہ بتا دیا گیا کے ۵ رگھنٹے ۳۰ رمنٹ میں یہ طیارہ جدہ ایئر پورٹ پر پہنچے گا.....جہاز کے پرواز کرنے کے کچھ ہی دیر کے بعد جہاز میں کام کرنے والی لڑکیوں نے مسافروں کو ایئر فون دیا.....میں نے سازانس بھائی سے کہا یہ ایئر فون کس لئے؟..... انہوں نے کہا جہاز میں اگر کچھ سننا چاہتے ہیں.....جیسے نعت، قرآن کی تلاوت وغیرہ تو اس وائرفون کو لگا کر سن سکتے ہیں....مگر وائرفون کام نہیں کر رہا تھا....شکایت کرنے پر جواب ملا کہ یہ دوسرے طیارہ کا وائرفون اس میں آ گیا ہے.....جواب سن کر سب کے سب جامد وساکت اور کچھ سننے سے معذور ہو گئے۔

ہم ہندوستانیوں کا میقات ''یلملم'' آنے سے آدھا گھنٹہ قبل اعلان ہوا کہ اتنی دیر میں میقات کے مقام پر پہنچ جائیں گے.....اس اعلان کو متعدد دفعہ دہرا گیا.....مقام میقات پر پہنچنے سے ۱۰ رمنٹ قبل اعلان ہوا کہ جن لوگوں نے احرام نہیں باندھا ہے وہ احرام باندھ لیں.....عمرہ کی نیت کر لیں.....احرام باندھنے کے بعد خوشبودار صابن اور خوشبو استعمال نہ کریں.....اپنی زبان کو لَبَّیکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ.....لَبَّیکَ لَاشَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ.....اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیکَ لَکَ۔ سے تر رکھیں۔

حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ تلبیہ پڑھنے والے جب تلبیہ پڑھتے ہیں تو اس کے دائیں، بائیں کے شجر و حجر اور مٹی سے بنی ہر چیز تلبیہ پڑھتی ہے۔

راقم کا یہ تیسرا سفر تھا...لیکن ایسا اعلان پہلی بار سننے کو ملا...اکثر کیا بلکہ تقریباً تمام عمرہ والے ایئر پورٹ پر ہی احرام زیب تن کر لیتے ہیں۔

ہم لوگ مکۃ المکرّمہ پہنچ گئے

۱۰ رنومبر ۲۰۱۸ء کو ہم لوگ شام میں انڈیا کے ٹائم سے پونے آٹھ بجے شام میں ''کینگ ملک عبد العزیز ایئر پورٹ جدہ'' پہنچے.....ہوائی جہاز کا سفر آسان تو ہے مگر ایئر پورٹ پر چیکنگ و دیگر مرحلے سے گزرنا بہت گراں گزرتا ہے.....بلکہ گراں ہے ہی...ان سب باتوں سے آدمی پریشان ہو جاتا ہے...ان سب باتوں سے گزر کر ہم لوگ بس کے ذریعہ سے مکۃ المکرّمہ میں ''فندق واحدۃ الضیافہ'' میں سعودی وقت کے حساب سے شب کے بارہ بجے پہنچے...یہ ہوٹل ''مسفلہ'' محلّہ کے آخری سرے پر جہاں محلّہ ''الزیادہ'' شروع ہوتا ہے وہاں پراؤر برج کے قریب تھا....اس ۲۴ رمنزلہ ہوٹل میں ہم لوگوں کو تیرہویں منزل پر ۱۰۱۳ ر روم نمبر میں جگہ دی گئی...جب میں اور میری اہلیہ لیفٹ سے جا رہے تھے....ایک آدمی ہمیں ۲۲ رویں منزل پر پہنچا دیا کہ ہندوستانی حجاج ۲۲ رویں منزل پر ہیں....وہاں جانے

کے بعد ہمیں ہمارے شرکا میں سے کوئی نظر نہیں آئے....ایک خاتون نے ہمیں ''R'' منزل پر پہنچایا.... یہ پوری منزل صرف کھانا کھانے کے لئے منتخب تھی.... ٹیبل و کرسی لگی ہوئی تھی....کھانا کھاؤ جو بچے ڈبے میں ڈال کر پلیٹ کو ایک کنارے رکھ دو....اس منزل پر ہمارے شرکا میں سے چند نظر آئے اور کہنے لگے کہ آپ کہاں چلے گئے تھے؟....ہم لوگ آپ کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر پریشان ہو گئے....اِدھر یہ لوگ پریشان تھے....اُدھر ہم دونوں پریشان تھے....وہاں کھانا تناول کرنے کے بعد ہم لوگ کمرہ میں آئے....اپنے اپنے سامان کو کمرہ میں رکھا اور عمرہ کے لئے نکل گئے۔

عمرہ کی سعادت حاصل ہوگئی

مَیں اپنی بیماری کی وجہ سے پاپیادہ طواف کرنے سے مجبور تھا....اہلیہ اپنے گھٹنہ کے درد سے پاپیادہ طواف کرنے سے بے بس تھیں....ایک وہیل چیئر تو ڈاکٹر محمد وسیم جاوید صاحب گلبرگہ سے ہی ساتھ لے لیا تھا....مکۃ المکرمہ کے ہوٹل میں کئی ویل چیئر رکھے ہوئے تھے....ہوٹل میں ہم لوگوں کی تواضع کرنے والے....طاہر پاکستانی سے کہا گیا کہ یہاں سے ایک وہیل چیئر لے جاؤں....موصوف نے بڑے تپاک انداز میں کہا کہ ہاں لے جائیے....ہوٹل میں متعدد وہیل چیئر تھے اور یہ سب کے سب حرم شریف کے تھے کہ لوگ استعمال کرتے ہیں....ہوٹل میں آتے اور وہیل چیئر لے کر کے آتے ہیں اور وہیں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں....یہ وہی وہیل چیئر تھے....پسرِ عزیز مولانا محمد کاشف رضا شاد مصباحی نے ایک وہیل چیئر کو تھاما....لے کر نیچے آئے اور اپنی والدہ کو بیٹھایا اور لے کر چلے....دوسرا وہیل چیئر ڈاکٹر محمد وسیم جاوید اور سازانس نے اٹھایا نیچے لے کر آئے اور مجھے بٹھایا اور حرمِ مقدس کی جانب بڑھے....ہم لوگ حرم میں داخل ہوئے....حرم کے آخری سرے پر آئے تو کعبہ شریف نظر آیا....ایسے موقع کے لئے شاعر نے جو لکھا ملاحظہ کیجئے۔

شکر ہے تیرا خدایا میں تو اس قابل نہ تھا
تو نے اپنے گھر بلایا میں تو اس قابل نہ تھا

اپنا دیوانہ بنایا میں تو اس قابل نہ تھا
گرد کعبہ کے پھرایا میں تو اس قابل نہ تھا

مدتوں کی پیاس کو سیراب تو نے کردیا
جام زم زم کا پلا یا میں تو اس قابل نہ تھا

ڈال دی ٹھنڈک مرے سینے میں تو نے ساقیا
اپنے سینے سے لگایا میں تو اس قابل نہ تھا

بھا گیا میری زباں کو ذکراللہ کا
یہ سبق کس نے پڑھایا میں تو اس قابل نہ تھا

خاص اپنے در کا رکھا تو نے اے مولا مجھے
یوں نہیں در در پھرایا میں تو اس قابل نہ تھا

میری کوتاہی کہ تیری یاد سے غافل رہا
پر نہیں تو نے بھلایا میں تو اس قابل نہ تھا

میں کہ تھا بے راہ تو نے دستگیری آپکی
تو ہی مجھ کو رہ پہ لایا میں تو اس قابل نہ تھا

عہد جو روز ازل تجھ سے کیا تھا یاد ہے
عہد وہ کس نے نبھایا میں تو اس قابل نہ تھا

تیری رحمت تیری شفقت سے ہوا مجھ کو نصیب
گنبد خضرا کا سایہ میں تو اس قابل نہ تھا

میں نے جو دیکھا سو دیکھا جلوہ گاہِ قدس میں
میں نے جو پایا سو پایا میں تو اس قابل نہ تھا

بارگاہ سید کونین میں آکر نفیسؔ
سوچتا ہوں کیسے آیا میں تو اس قابل نہ تھا

سب لوگ رُک گئے اپنا اپنا مدعا عرض کرنے کے بعد سب لوگوں نے کہا محمد ادریس رضوی تم دعا مانگو! اور ہم سب آمین کہیں گے.... ایسا ہی ہُوا یہ ناچیز نے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اپنے شعور کے لحاظ سے دعائیں کرتا رہا... شرکا آمین کہتے رہے .... دعائیں ختم ہوئیں.... وہیل چیئر کے ساتھ سارے شرکا آگے بڑھے.... ڈاکٹر محمد وسیم جاوید اور ساز انس صاحبان نے ہمارے ساتھ کافی محبت و محنت اور اپنائیت وانسیت کا برتاؤ کیا.... یہی دونوں حضرات مجھے وہیل چیئر پر بیٹھا کر طواف وسعی کرایا.... سبحان اللہ.... ان کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں.... جیسا ان لوگوں نے مجھ سے یہاں کہا تھا ویسا کر کے دکھایا.... ان کے

لئے میری یہی دعا تھی اور ہے کہ اللہ تعالی ان دونوں حضرات کو دین و دنیا آخرت میں اپنی رحمت اور اپنے فضل وکرم سے خوب خوب نوازے آمین.... میری ان لوگوں کی خدمت و محنت ومحبت کو دیکھ کر پسر عزیز مولانا محمد کاشف رضا شاد مصباحی نے کہا کہ ابا ساز بھائی اپنے والد کو چھوڑ کر آپ کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں.... ڈاکٹر محمد وسیم جاوید صاحب اپنے والدین کی طرف دھیان نہ دے کر آپ کی جانب پوری توجہ مرکوز کئے ہوئے ہیں.... ان دونوں کو خوب خوب دعاؤں سے نواز دیجئے.... اور ان کے حق میں بھلائی کی دعائیں کر دیجئے.... عزیز محمد کاشف رضا شاد مصباحی اپنی والدہ کو وہیل چیئر پر بیٹھا کر طواف وسعی کروایا اور مدد کے طور پر حافظ خالد رضا صاحب نے ان کا ساتھ دیا.... اللہ تبارک وتعالی انہیں بھی دارین کی بھلائیوں سے نوازے آمین یارب العالمین۔

ہم لوگوں نے درمیان کی منزل سے سعی کرنے کا شرف حاصل کیا.... درمیان کی منزل میں صفا اور مروہ کے کنارے کافی چڑھائی ہے.... اس چڑھائی پر وہیل چیئر چڑھانے میں سانس لمبی ہوجاتی .... دم پھولنے لگتا.... پسینے نکل جاتے.... آدمی آہ بھرنے پر مجبور ہوجاتا ہے.... مگر ان دونوں مخلصین کے چہرے پر شکن تک نہیں آئی بلکہ بخوشی ہمارے کام کو انجام دیا.... اللہ تعالیٰ ان دونوں صاحبو کو شاد وآباد رکھے (آمین)

ہم لوگ عمرہ کر کے رات میں چار بجے ہوٹل پر واپس آئے.... تھوڑا سو کر کے پھر اٹھ گئے نہا دھو کر نماز کے بعد دن میں ساڑھے آٹھ بجے ہم لوگ ناشتہ کے لیے ہوٹل کی اس منزل پر پہنچے جس منزل پر ”R“ لکھا تھا اسی پر کھانے کا انتظام تھا۔

طواف کے دوران کیا دیکھا

طواف کا معنٰے ہے مقدس مقامات کے گرد پھرنا، گردش کرنا.... بیت اللہ سے زیادہ مقدس مقام کوئی نہیں ہے.... لفظ ”طواف“ کہنے پر ذہن فوراً بیت اللہ کی جانب مڑ جاتا ہے....

بیت اللہ کے گرد پھرنے یعنی طواف کرنے کا بہت بڑا ثواب ہے....۱۱ر نومبر کو میں اور میری اہلیہ روم پر ہی رہے دیگر لوگ حرم شریف میں آتے جاتے رہے....۱۲ر نومبر ۲۰۱۸ء کو ہم لوگ صبح ناشتہ کے بعد 9 بجے حرم شریف کے لئے روانہ ہوئے....حرم شریف میں پہنچ کر طواف کیا....میرے وہیل چیئر کو ڈاکٹر وسیم جاوید صاحب چلا رہے تھے....دیگر حضرات بھی طواف میں لگے ہوئے تھے....خانۂ خدا میں پوری دنیا سے لوگ پہنچتے ہیں....ان میں عجیب وغریب لوگ بھی دیکھنے کو ملتے ہیں....مثال کے طور پر کچھ لوگ ایسی گاڑی بنائے ہوئے تھے....جیسے ہمارے ملک میں پاؤں سے مجبور فقیر بھیک مانگنے کے لئے بنواتے ہیں ....اوراس چھوٹی سی گاڑی میں بیٹھ جاتے اور اپنے ہاتھ میں لکڑی کی کھڑاؤں جیسا تھام کر خود سے گاڑی کو چلاتے ہیں....ایک دو آدمیوں کو ایسی ہی حالت میں دیکھا....کہ ہاتھ کے سہارے سے وہ گاڑی کو چلا رہے تھے اور طواف کر رہے تھے....ایک شخص کو دیکھا کہ چلنے سے مجبور ہے....مگر واہ رے دیوانہ اور دیوانگی کہ وہ سرین کے بل پاؤں کو گھسیٹ کر طواف کر رہا ہے....اللہ کے کیسے کیسے عشاق بندے ہیں اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے.... ان کا ایمان ان کو کھینچ کر یہاں لے آتا ہے.... زیارت کے لئے ایسی حالت میں پہنچ جا تے ہیں کہ ایسی حالت میں دیگر جگہوں پر نہیں جا سکتے....بلکہ گاڑی پر بیٹھ کر بھی نہیں جا سکتے....مگر ان کا عشق ان کو بیت اللہ میں لے آتا ہے....ایسے لوگوں کو دیکھ کر ان لوگوں پر افسوس ہوتا ہے جو دولت رکھ کر حیلہ وحجت کرتے اور حج وعمرہ کو نہیں جاتے ہیں۔

آج میرا طواف ہو گیا تھا....معلوم ہوا کہ اہلیہ کا طواف نہیں ہوا ہے....لہذا پسر عزیز مولانا محمد کاشف رضا شاد مصباحی، ساز انس اور ڈاکٹر وسیم جاوید صاحب وہیل چیئر پر بیٹھا کر طواف کرایا....حالاں کہ مولانا کاشف رضا، ساز انس، ڈاکٹر وسیم جاوید صاحبان کا طواف ہو گیا تھا....پھر ان لوگوں کا دوبارہ طواف ہو گیا....سبحان اللہ۔

اس کے بعد کچھ لوگ حرم میں ہی بیٹھے رہے اور راقم، ساز انس، ڈاکٹر وسیم جاوید، مولانا

محمد کاشف رضا شاد مصباحی اور حافظ خالد رضا صاحبان سب کے سب مل کر کے اس جانب چلے....جہاں رسول کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی جائے پیدائش ہے....جہاں آج کی تاریخ میں لائبریری بنا دی گئی ہے۔

موجودہ دور میں حج وعمرہ میں لوگوں کی تعداد ماضی بعید کی بنسبت کافی بڑھ گئی ہے.... اس کی وجہ یہ ہے لوگوں کے اندر پہلے کی بنسبت خوشحالی بہت زیادہ ہوگئی ہے اور مال کی بنیاد پر ہی لوگ حج وعمرہ میں زیادہ آنے لگے ہیں۔

۱۳ر نومبر کا ناشتہ اور بعد کی گفتگو

مکۃ المکرمہ کے جس ہوٹل میں ہم لوگوں کو ٹھہرایا گیا تھا وہ بہت عمدہ اور اعلی کوالٹی کا ہوٹل تھا....کھانے کا انتظام بھی بہت عمدہ تھا....۱۳ر نومبر ۲۰۱۸ء بروز منگل کی صبح جب ناشتہ کر نے کے لیے گئے تو دیکھا کہ آج ناشتے میں اول درجے پر بکرے کا پایا ہے....اس کے علاوہ روٹی، شہد، جام، زیتون کا تیل، بریڈ اور مکھن تو روز کا معمول تھا....سب لوگوں نے جم کر کے ناشتہ کیا....اس کے بعد میرے کمرے میں جناب معین الدین فاتحہ خوانی اور محمد عبدالحمید صاحبان اور ان دونوں کی اہلیہ پہنچ گئے....مسئلے مسائل پوچھتے رہے باتیں ہوتی رہیں....اسی درمیان جناب معین الدین صاحب نے کہا کہ ایک غیر مسلم میری دوکان گلبرگہ میں آیا اور مجھ سے کہا کہ پوری دنیا میں کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں کسی کو جانے کی اجازت نہ ہو....سب جگہ سب لوگ جاتے ہیں مگر آپ لوگوں کے یہاں یہ ہے کہ مکہ شر یف میں مسلمانوں کے علاوہ دوسری کوئی قوم نہیں جاسکتی ہے۔

موصوف نے کہا کہ میں نے اس کو جواب دیا کہ بہت ساری ایسی جگہیں ہیں....جہاں جانا منع ہے....یا نہیں جانے دیا جاتا ہے۔

غیر مسلم نے کہا کہ کوئی ایسی جگہ بتائیے جہاں جانا منع ہو....موصوف نے کہ تم اپنے

یہاں دیکھ لو کہ مندروں میں چھوٹی قوم کو اور مسلمانوں کو نہیں جانے دیتے.... اتنا سننے کے بعد وہ شخص خاموش ہو گیا اور سر جھکا کر چلا گیا۔

جناب معین الدین فاتحہ خوانی صاحب نے مزید بتایا کہ ایک شخص ایک دفعہ کہنے لگا کہ آپ لوگوں کا مکہ پہلے ہمارا تھا... ہمارے فلاں فلاں بھگوان وہاں تھے۔

فاتحہ خوانی صاحب نے جواب دیا کہ رہیں ہوں گے.... گھر خالی تھا چلے گئے ہوں گے ... مالک مکان جب آ گئے تو ان کو گھر چھوڑنا پڑا... یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے.... یہ سن کر وہ شخص بھی سر جھکا کر چلا گیا۔

۱۳/ نومبر کو دوسرا عمرہ

دن میں کھانا کھانے کے بعد ہم لوگ عمرہ کے لئے نکل گئے.... ہوٹل کے قریب سے ہی مسجد عائشہ کے لئے 4/ چکے کی گاڑی کرائے پر لی گئی.... گاڑی والے نے نوے ریال لیا اور مسجد عائشہ تک لے گیا... وہاں سب لوگوں نے نیت کی دو رکعت نفل پڑھے اس کے بعد گاڑی والے نے پھر ہم لوگوں کو ہوٹل کے پاس ہی چھوڑ دیا... ڈرائیور عربی تھا وہ کہہ رہا تھا کہ جب سے شاہ سلیمان آئے ہیں ٹیکس میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا ہے.... مہنگائی بہت بڑھ گئی ہے اس کے باوجود ہم لوگ بہت امیدیں لئے بیٹھے ہیں کہ شاہ مستقبل میں بہت کچھ کریں گے.... ان باتوں کے علاوہ ڈرائیور راستے بھر باتیں کرتا گیا اور باتیں کرتا آیا.. .. اس کی گفتگو کہہ رہی تھی کہ یہ شخص مخلص بندہ ہے۔

ہوٹل سے وہیل چیئر لے کر حرم شریف کے لیے روانہ ہوئے.... وہاں مغرب سے 25/ منٹ قبل پہنچے... لیکن منتظمین نے وہیل چیئر کو مطاف میں نہیں جانے دیا... لہذا میں چل کر مطاف میں پہنچا... سازانس اور ڈاکٹر محمد وسیم جاوید صاحبان دونوں وہیل چیئر کو لے کر پہلی منزل پر چلے گئے اور میں مطاف میں بیٹھا رہا... حرم پاک کو دیکھتا رہا... رحمتوں کی بارش

میں نہاتا رہا... رب کی بارگاہ میں دعائیں مانگتا رہا... ہم جیسے عجمیوں کو ایسا وقت بہت کم ہاتھ آتا ہے...! ایسے وقت میں اپنے مقدر پر ناز کرنا چاہیے کہ اللہ نے کسی بہانے سے ہمیں بیت اللہ کے قریب بیٹھا کر رکھا... اور میں کعبہ کو دیکھتا رہا... نماز مغرب ختم ہونے کے بعد پولیس والوں نے اوپر سے وہیل چیئر لے کر دونوں صاحبان کو اترنے نہیں دیا اور کہا کہ عشاء کے بعد اترو گے.... عشاء کی نماز ہو گی لیکن ان دونوں صاحبان کو نہیں اترنے دیا.... اب کہا کہ رات میں دس بجے اترنے دیا جائے گا... سازانس بھائی نیچے آئے اور ڈھونڈ کر ایک وہیل چیئر لے کر آ گئے.... جس پر بیٹھ کر میں نے طواف کیا.... پھر دوسرا وہیل چیئر لے کر آئے.... جس پر اہلیہ نے بیٹھ کر طواف کیا... اس کے بعد ہم لوگ سعی کے لیے چلے گئے .... آج نیچے کی منزل سے سعی کرنے کا شرف حاصل کیا گیا.... نیچے کی منزل میں چڑھائی نہیں ہے زمین بالکل برابر ہے.... سعی سے فارغ ہوئے تو ہوٹل میں آئے اور کھانا کھایا.... رات کے تقریبا ساڑھے دس بج چکے تھے.... سب لوگ اپنے اپنے بستر پر دراز ہو گئے۔

مکۃ المکرّمہ کی زیارتیں

۱۴/ نومبر 2018ء کو ٹور والے نے زیارت کروائی.... ایک دن قبل رات کے کھانے کے وقت ہم لوگوں سے کہہ دیا گیا کہ کل کا ناشتہ آپ لوگوں کو صبح سات بجے مل جائے گا اور زیارت والی بس آٹھ بجے کھل جائے گی... لہذا ہم لوگ بروقت ناشتہ کر کے ناشتہ کے ہال ہی میں بیٹھے رہے.... لوگ آتے رہے ناشتہ کرتے رہے.... اسی درمیان ایک صاحب آئے بات شروع ہوئی... آنے والے صاحب کے چہرے پر داڑھی، سر پہ ٹوپی تھی.... میں نے پوچھ دیا جناب آپ کا کہاں سے آنا ہوا؟ انہوں نے کہا جموں کشمیر ہندوستان سے آیا ہوں.... باتوں باتوں میں بتایا کہ میں علامہ اختر رضا خان ازہری علیہ الرحمہ کا مرید ہوں.. .. بات آگے بڑھی انہوں نے کہا کہ میں آٹھ دفعہ یہاں آ چکا ہوں.... کئی سفرناموں کا مطا

لعہ کیا....ان سفرناموں میں ایک سفر نامہ ''حرم سے حرم تک'' مجھے بہت پسند آیا....راقم نے کہا کہ ۲۰۱۲ء میں عمرہ کے لئے میں بھی آیا تھا....اُس وقت میں نے سفر نامہ لکھا تھا جس کا نام ہے''حرم سے حرم تک'' ہے....انہوں نے میرا نام پوچھا میں نے اپنا نام بتایا....تب انہوں نے کہا یہ کتاب میں پڑھ چکا ہوں ماشاءاللہ حرم سے حرمت تک کے مصنف آپ ہی ہیں....میں نے کئی لوگوں کے سفرنامے پڑھے ہیں لیکن حرم سے حرم تک مجھے بہت پسند آیا مزید گفتگو ہوئی....انہوں نے کہا انشاء اللہ مدینہ شریف میں ملاقات ہوگی....میں بھی راحت ٹور سے ہی آیا ہوں....موصوف سے مدینہ منورہ میں ملاقات ہوئی۔

اس کے بعد ہم سے کہا گیا کہ زیارت والی بس آ گئی ہے....ہم لوگ بس میں گئے....لیکن ہمارے ۱۱ر کے علاوہ ابھی تک دوسرے افراد نہیں آئے تھے....لہذا دوسرے لوگوں کا انتظار کرنا پڑا....سب لوگ آ گئے تو 9 بجے بس کھلی اور سب سے پہلے غارِ ثور کی پہاڑی کے قریب رکی....ڈرائیور کا نام فہد اور گائیڈ نے اپنا نام محمد محسن حسن بتایا....دونوں پاکستانی تھے محسن نے بتایا کہ مسفلہ میں ''الہندی'' نام کی مسجد میں امامت کرتا ہوں....تنخواہ نہیں لیتا ہوں....تجارت کر کے روزی کماتا ہوں....موصوف غارِ ثور کے قریب تمام حاجیوں کو بس سے اُتارا....تمام لوگوں کو کھڑا کر کے دعائیں کیں اور زائرین نے آمین کہا۔

دعا کے بعد بس آ گی بڑھی موصوف کھلتے نہیں تھے لیکن عقیدتاً سنّی لگ رہے تھے....ایک جگہ موصوف نے میری جانب مائیک بڑھاتے ہوئے کہا کہ عمرہ کے فضائل پر آپ کچھ کہئے لیکن میں نے انکار کر دیا۔

موصوف فضائل اور تاریخ بتاتے ہوئے عرفات میں لے گئے....میرے اور میری اہلیہ کے علاوہ تقریباً تمام شرکا جبل رحمت پر گئے....عرفات کی زیارت کے بعد مزدلفہ میں آئے....اس کے بعد منیٰ سے گزرے....منیٰ کے خیمے یوں ہی لگے ہوئے تھے....خیمے میں اے سی وغیرہ سلامت تھے....ہندو پاک ہوتا تو خیمے کی ساری چیزیں چوری ہو گئی ہوتیں....مگر

سعودی عربیہ میں اسلام کے قوانین کے نفاذ کی وجہ سے ساری چیزیں سلامت ہیں....غار حرا کے نیچے سے پہاڑ کو دیکھا....تک لیا....پھر آگے بڑھتا چلا گیا....غار حرا تک نہیں پہنچ سکا....لیکن ہم لوگوں کے لئے یہی کیا کم ہے کہ نزولِ قرآن والے پہاڑ کو دیکھ لیا....پہلے بھی دیکھا تھا۔

نعت پاک کی محفل

مکۃ المکرّمہ کی زیارتوں کے بعد دل مگن تھا....طبیعت خوش تھی....متبرک مقامات کے دیکھنے کے لطف سے دل مچل رہا تھا کہ کاش ان مقدس مقامات کو بار بار دیکھتا....ان مقامات کو ہمارے آقا ﷺ نے اپنے قدمِ ناز سے اعلیٰ، بہتر، عمدہ اور متبرک بنا دیا ہے....مسرت و سرور کو دوبالا کرنے اور اپنے اعمال میں نیکیوں کے اضافہ کے لئے رات میں کھانا کھانے کے بعد راقم کے کمرہ میں ڈاکٹر محمد وسیم جاوید اور ساز انس صاحبان آ گئے....نعت شریف سننے اور سنانے کی محفل جم گئی....جناب حافظ خالد رضا صاحب نے اعلیٰ حضرت کی نعت۔

وہی رب ہے جس نے تجھے ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا

تمہیں حاکمِ برایا تمہیں قاسمِ عطایا
تمہیں دافعِ بلایا تمہیں شافعِ خطایا
کوئی تم سا کون آیا

وہ کنواری پاک مریم وہ نَفَختُ فِیہِ کا دم
ہے عجب نشانِ اعظم مگر آمنہ کا جایا

وہی سب سے افضل آیا

یہی بولے سدرہ والے چمنِ جہاں کے تھالے
سبھی مَیں نے چھان ڈالے ترے پائے کا نہ پایا
تجھے یک نہ یک بنایا

بڑے اچھے انداز میں سنایا سن کر طبیعت خوش گئی۔

ان کے بعد ڈاکٹر وسیم جاوید صاحب نے جو نعت سنائی وہ بھی ملاحظہ کیجئے۔

ہر وقت تصور میں جو آتا ہے مدینہ
اور یاد میں آقا ﷺ کے رُلاتا ہے مدینہ

اے خلد ذرا دیکھ اسے کہتے ہیں جنت
عاصی کو بھی سینے سے لگاتا ہے مدینہ

جب جرم گنہگار کو محشر میں ستائے
بخشش کا سہارا لئے آتا ہے مدینہ

مانا کہ گناہوں کی سزا سے تو ہے بے چین
بے چین غلاموں کو بچاتا ہے مدینہ

تم کو ہی مبارک رہے اے زاہدو جنت
جنت کا مزہ ہم کو دیتا ہے مدینہ

کیوں در کو تیرے چھوڑ کر جائے تیرا منگتا
رحمت کا خزانہ تو دلاتا ہے مدینہ

دیدار کی حسرت ہے بسی دل میں رفیع کے
اے موت ذرا رک کہ وہ آتا مدینہ

ڈاکٹر محمد وسیم جاوید صاحب کی سریلی اور باریک آواز نے لوگوں کو ہمہ تن گوش بنادیا۔
ان کے بعد ساز انس صاحب نے مطلع گنگنایا۔

کیوں کر نہ میرے دل میں ہو الفت رسول ﷺ کی
جنت میں لے کے جائے گی چاہت رسول ﷺ کی

چلتا ہوں میں بھی قافلے والو ں رُکو ذرا
ملنے دو بس مجھے بھی اجازت رسول ﷺ کی

سرکار نے بلا کر مدینہ دکھا دیا
ہوگی مجھے نصیب شفاعت رسول ﷺ کی

یارب دکھا دے آج کی شب جلوۂ حبیب
اک بار تو عطا ہو زیارت رسول ﷺ کی

تو ہے غلام ان کا عبیدِ رضا تیرے
محشر میں ہوگی سعادت حمایت رسول ﷺ کی

اس طرح بہت وقت تک یہ محفل قائم رہی.... عشق رسول کے چرچے ہوتے رہے.... جذبات بے تاب ہوتے رہے.... دل میں اچھے اور عمدہ خیالات آتے جاتے رہے.... دنیا پیچھے چھوٹتی رہی.... عشق آگے بڑھتا رہا صحبتوں اور خیالوں کا اثر اپنا رنگ ضرور دکھاتا ہے.. ..وہ رنگ دیکھا اور پھر میٹھی نیند سو گیا۔

جمعہ کا منظر

۱۶/نومبر ۲۰۱۸ء بروز جمعہ کو ۱۱/بجے ہم لوگ حرم کی جانب چلے.... لیکن یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ مطاف و حطیم وحرم سب کے سب بھر چکے ہیں.... حرم کی منزلیں بھی بھر چکی ہیں.... حرم سے باہر سڑکوں پر صفیں لگ رہی ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے ہر چہار جانب کی سڑکیں بھی پر ہوگیں.... غیر ایامِ حج میں یہ عالم ہے تو حج کے ایام کا عالم کیا ہوگا.... کعبہ شریف شمع ہے.. ..جس کے پروانے یہ بشر ہیں.... مومن ہیں.... ایمان والے ہیں.... ان کو دیکھیے ہر طرف سے.... ہر مہینے میں.... ہر موسم میں.... ٹوٹے پڑے ہیں.... بیت اللہ میں آتے ہیں.... عبادت کرتے ہیں.... اپنی خطاؤں کی معافی طلب کرتے ہیں.... روتے ہیں.... گڑگڑاتے ہیں .... اشک بہاتے ہیں.... کعبہ شریف کو دیکھ کر طواف کرکے مطاف میں نماز پڑھ کر اپنی نیکیوں میں اضافہ کرتے ہیں.... حج و عمرہ کی فضیلت قرآن مقدس میں ہے.... اور رب کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان سے بتا دیا ہے کہ عمرہ کرنے کا ثواب بہت ہے.... یہاں آنے کے بعد قرآن و احادیث اور تاریخ کی بہت ساری باتیں دماغ میں گردش کرنے لگتی ہیں.... جب زمین نہیں تھی.... پانی ہی پانی تھا.... پھر رب کی قدرت سے زمین کا پھیلاؤ یہاں سے ہی شروع ہوا.... زمین کا مرکزی حصہ یہی ہے.... یہاں پر فرشتوں کو کعبہ بنانے اور طواف کرنے کا حکم ہوا.... حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی اہلیہ حضرت ہاجرہ اور اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو اسی وادی میں رکھ گئے تھے.... پانی

جب ختم ہو گیا تو حضرت ہاجرہ نے پانی کی تلاش میں صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا تک سات چکر لگایا.... صفا اور مروہ شعائر اللہ میں شامل ہو گیا.... حضرت ہاجرہ کا دوڑنا ان کی ضرورت تھی.... اب حاجیوں کی ضرورت نہیں ہے.... مگر صفا و مروہ کا چکر لگانا حاجیوں پر واجب ہے۔

تاریخ یہ بھی بتاتی ہے کہ دور جاہلیت میں کعبہ شریف کی تعمیر ہو رہی تھی اور ہوتے ہوتے مکمل ہو گئی.... صرف سنگ اسود لگانے کو باقی تھا.... اس بات پر آپس میں تکرار ہو گئی کہ فلاں لگائے تو فلاح لگائے گا.... ہمارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ کل اہل صبح جو سب سے پہلے یہاں پہنچے گا وہی سنگ اسود کو یہاں سے اٹھا کر اس کے مقام پر رکھے گا.... صبح کو جب لوگ کعبہ کی طرف چلے تو دیکھا کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے وہاں پہنچے ہوئے ہیں.... ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر بچھا کر اس پر سنگ اسود کو رکھا اور کہا سب لوگ چادر کے کونے کو پکڑ کر حجر اسود کو اٹھایائے اور لے کر سنگ اسود کے مقام پر چلے.... ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو مایوس نہیں کیا.... ایسا انصاف پرور بندہ روئے زمین پر نہیں ملے گا.... اس بات پر سب کے سب خوش ہو گئے ۔

تاریخ یہ بھی بتاتی ہے کہ بیت اللہ میں عزیٰ اور لات و منات و یعوق و یغوث و ہبل جیسے تین سو ساٹھ بتوں کی پوجا ہوتی تھی.... کسی کو یقین نہیں تھا کہ یہ اللہ کا گھر بتوں سے پاک ہو جائے گا.... مگر میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے وقت اللہ کے گھر کو تمام بتوں سے پاک کر دیا اور آج تک پاک ہے اور انشاء اللہ پاک رہے گا۔

جمعہ کے بعد دیکھا کہ لوگ بس میں بھر بھر کر واپس جا رہے ہیں.... پوچھنے اور معلوم کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ لوگ مکۃ المکرمہ کے قرب و جوار اور دور سے جمعہ پڑھنے کے لئے حرم شریف میں بس ریز رو کرتے ہیں.... یہ وہی لوگ ہیں جو واپس جا رہے ہیں۔

حرم پاک کو وسیع اور رنگ وروغن کرنے کی غرض سے ہمیشہ کام ہوتا ہی رہتا ہے....اور نئے نئے نقشے سامنے آتے رہتے ہیں....اور کعبہ وحرم دلہنوں کی طرح سنورتا جارہا ہے۔

آج رات کے ۱۱ر بجے ہم لوگ حرم پاک میں گئے....جانے کے بعد طواف کیا نماز پڑھی....کچھ دیر تک مطاف میں بیٹھے رہے....کعبہ شریف کو دیکھتے رہے....دعائیں مانگتے رہے....اپنے گناہوں کو مٹاتے رہے....نیکیوں میں اضافہ کرتے رہے....اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کی حاضری کو قبول فرمائے....آمین۔

حرم سے حرم کی جانب

۱۷ر نومبر ۲۰۱۸ء کو نماز ظہر کے بعد ۳ر بجکر ۱۲ر منٹ پر بس مکۃ المکرّمہ سے کھلی....ہم لوگ ایک حرم سے دوسرے حرم کی جانب جارہے تھے....ایک کو نظروں میں بسا کر دوسرے کو نظر میں بسانے جارہے تھے....ایک کو الواع کہہ کر دوسرے کا استقبال کرنے جارہے تھے....راستے میں ایک جگہ ۴ر بجکر ۳۰ر پر نماز عصر کے لئے بس رکی....جگہ حسین وخوبصورت تھی....مسجد بھی بڑی اور خوبصورت تھی....مسجد کے گرد مختلف اقسام کی دکانیں تھیں....زائرین نے یہاں نمازِ عصر ادا کی....بس آگے بڑھی ۶ر بجکر ۸ر منٹ پر بس مغرب کے لئے رکی....اور ۶ر بجکر ۴۰ر پر کھلی....رات میں دس بجے بس مدینہ طیبہ پہنچی....ہوٹل گلنار (جلنار) طیبہ میں پہنچتے پہنچتے ۱۱ر بج گئے....ٹور والے نے اعلان کیا....آپ لوگ پہلے کھانا کھالیں....پھر کمرہ کی طرف رخ کریں....کھانا کھانے کے بعد ہم لوگوں کو دسویں منزل پر ٹھہرایا گیا....نگاہیں گنبد خضرا کو تلاش کررہی تھی....روضۂ رسول ﷺ کو ڈھونڈ رہی تھی....کہ ہم گنبد خضرا سے کتنی دُوری پر کس طرف ٹھہرائے گئے ہیں....ڈاکٹر محمد وسیم جاوید صاحب آئے آکر دریچہ کھول کر دکھایا کہ دیکھئے گنبد خضرا سامنے بالکل قریب ہے....دیکھا تو شاعر کے اشعار یاد آئے۔

سوچتا ہوں میں تب جنم لیتا
جانے پھر کیا سے کیا ہوا ہوتا

چاند ہوتا ترے زمانے کا
تیرے ہاتھوں سے میں بٹا ہوتا

پانی ہوتا ترے زمانے کا
تیرے قدموں میں بہہ گیا ہوتا

ٹکڑا ہوتا میں ایک بادل کا
تیرے سر پر میں گھومتا ہوتا

پیڑ ہوتا کھجور کا کوئی
جس کا پھل تُو نے کھا لیا ہوتا

تیرے حجرے کے آس پاس کہیں
میں کوئی خام راستہ ہوتا

خاک ہوتا میں تیری گلیوں کی
پاؤں تیرے کو چومتا ہوتا

۱۸ر نومبر کو ظہر کے بعد ہم لوگ مسجد نبوی میں گئے....مواجہ شریف کی زیارت کی....

زیارت کر کے جب باہر آئے تو دروازہ نمبر ۱۴۱ر کے سامنے باہر صحن میں بیٹھ گئے....(دروازہ ۱۴۱ر وہ ہے جس سے سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہ شریف کے پاس جاتے ہیں)

اور گنبد خضرا کو دیکھنے لگے....وہ گنبد خضرا جسے دیکھنے کے لئے کروڑوں ایمان والے اپنے دل میں ارمان لئے ہوئے ہیں....وہ گنبد خضرا جسے دیکھ کر مسلمان خوش ہوتے ہیں....اسی گنبد خضرا کو دیکھ کر یا تصور میں بٹھا کر کہا۔

یارب بٹھادے گنبدِ خضرا کی چھاؤں میں
مسند یہ مانگتا ہوں ہمیشہ دعاؤں میں

اک حاضری سے بڑھ گیا ہے شوقِ حاضری
میں بار بار پہنچوں حرم کی فضاؤں میں

آؤ چلیں حضورﷺ کا دربار دیکھنے
خوشبو بسی ہوئی ہے جہاں کی ہواؤں میں

شاہوں کو آرزو ہے جہاں پر گدائی کی
مجھ کو شمار کرلیں وہاں کے گداؤں میں

طیبہ مجھے دکھادے مرا دل اُداس ہے
ہے کیف انبساط اسی در کی چھاؤں میں

منزل میری مدینہ ہے رُوکو نہ راہ میں
پڑنے دو آبلے سے اُجاگر کے پاؤں میں

ڈاکٹر محمد وسیم جاوید صاحب کی عقد خوانی کا پروگرام اسی مقام پر ہونا تھا....چند لوگ آچکے تھے کچھ افراد آنے کو باقی تھے....اس درمیان جناب عبدالرشید بھائی سے میری کچھ گفتگو ہوئی وہ یہ کہ آپ ''جبیل'' سے اپنی گاڑی سے آئے ہیں تو گاڑی کہاں رکھے ہوئے ہیں؟ ....موصوف نے کہا کہ زمین کے اوپر کسی پارکنگ میں گاڑی لگاتا تو ۵ر ریال فی گھنٹہ چارج لگتا.... یہاں مسجد نبوی شریف کے گرد اندر گراؤنڈ پارکنگ میں لگانے سے ۱ر ریال فی گھنٹہ لگتا ہے....ان باتوں کے پیش نظر میں اندر گراؤنڈ پارکنگ میں گاڑی لگایا ہوں۔

اچھا عبدالرشید بھائی آپ جس ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں اس کا کرایہ کتنا ہے؟

کمرہ میں نے آن لائن بک کرالیا تھا تو چوبیس گھنٹے کا ۱۸۰ر ریال لگا ہے یہاں آکر بک کرانے میں ۲۴ر گھنٹے پانچ سو ریال تک لیتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد وسیم جاوید کی عقد خوانی

نکاح میں شریک ہونے والے تقریباً سبھی افراد آچکے ہیں....نکاح کا فارم حافظ خالد رضا مصباحی صاحب نے بھرلیا ہے....دلہن کو مہر میں ۴۵ر گرام سونا بتا کر اجازت طلب کی گئی ہے....دلہا و دلہن کے والدین اور اقربا کے کہنے پر راقم نے خطبۂ نکاح پڑھ دیا....ایجاب وقبول حافظ خالد رضا مصباحی نے کروایا....پھر راقم نے دعا مانگی....بعد نماز مغرب پسر عزیز مولانا محمد کاشف رضا شاد مصباحی و دیگر احباب کا اصرار ہوا کہ ہم لوگوں کو کوئی وظیفہ بتائیے اور اس کی اجازت دیجئے....میں نے مولانا محمد کاشف رضا شاد مصباحی، حافظ خالد رضا مصباحی، ساز انس اور ڈاکٹر وسیم جاوید صاحبان کو درود شفا کی اجازت دی....صاحبزادہ محمد کاشف رضا شاد سلمہ نے کہا کہ مجھے دلائل الخیرات شریف کی اجازت دے دیجئے....میں

نے ان کو دلائل الخیرات شریف کی اجازت دے دی....اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل میں ان لوگوں کو ''درودِ شفا'' کا سچا اور پکا عامل بنادے ....تاکہ لوگ ان سے فیض اٹھائیں۔

اس کے بعد نکاح ہونے کی خوشی میں دلہے کی جانب سے خرما، مصری کی ڈلی تقسیم کی گئیں ....اردگرد میں بیٹھے ہوئے زائرین کو یہ تحفہ دیا گیا....ایک صاحب چند قدم کے فاصلہ پر کھڑے ہوئے تھے....قریب آئے، مجھ سے مصافحہ کیا.... ہاتھ چوما اور کہا کہ میرا نام زاہد ہے.... میں لاہور میں حضرت داتا علی ہجوری کے آستانہ کے قریب رہتا ہوں.....میں تو جارہا تھا آپ کا چہرہ دیکھ کر رک گیا کہ آپ سے مصافحہ کرلوں۔

یہ ذرہ نوازی کیوں؟ میں نہ حسین ہوں نہ جمیل....نہ شکیل ہوں....نہ مجھ میں کشش ہے ....انہوں نے اگر کوئی خوبی دیکھی ہے تو یہ اللہ کا فضل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان ہے....اس کے علاوہ اس ناچیز کے پاس ہے کیا؟۔

موصوف کہنے لگے آپ ہندوستان پہنچ کر تمام اولیائے کرام کی بارگاہ میں میرا سلام کہہ دیں۔

میں نے کہا کہ تمام اولیائے کرام کی بارگاہ میں پہنچنا تو ممکن نہیں جہاں جہاں جاؤں گا آپ کا سلام کہہ دوں گا۔

بیر روحا کی باتیں

حالات کے مدنظر آثار مٹ رہے ہیں.... پرانی تاریخیں معدوم ہورہی ہیں.....نئی تاریخ جگمگارہی ہے.....نئے پھول کھل رہے ہیں.....مدینہ منورہ کے سارے کنویں بند ہوگئے..... کنویں کی جگہ نل کام کررہے ہیں....ایسے عالم میں ''بیر روحا'' زندہ ہے تو بڑی بات ہے.. ..بیر روحا کو میں جانتا نہیں تھا....مکّہ معظّمہ میں کھانے کے وقت جناب مظفر صاحب (جمو

کشمیر) نے روحا کا تذکرہ کیا اور کہا کہ ''روحا'' کے کنواں ''آبِ شفا'' ہے اور۔۰۰۰۷۶ر ہزار انبیائے کرام نے اس کنواں کے پانی کو پیا ہے....میں نے کہا جناب آپ نے کہاں پڑھا ہے....موصوف نے کہا تاریخ مکہ میں ''تاریخ مکہ مکرمہ'' (ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی) راقم کے پاس موجود ہے....عمرہ سے واپس آکر دیکھا تو اس میں ''بیر روحا'' کا کوئی تذکرہ نہیں ہے....بہرحال ۱۹ر نومبر ۲۰۱۸ء کو 4 بجکر 25 منٹ پر ہم لوگ ''بیر روحا'' کیلئے روانہ ہوئے....کوسٹر گاڑی 330 ریال میں کی گئی.... ہم لوگ اٹھارہ آدمی تھے.... گاڑی پر چڑھنے کے بعد ڈرائیور قیل قال کرنے لگا کہ اتنا روپیہ میں نہیں جاؤں گا....جناب معین الدین صاحب ہی ڈرائیور سے گفتگو کرتے تھے....وجہ یہ تھی کہ وہ یہاں لمبے عرصہ تک رہ چکے ہیں .... ان کی زبان سے اچھی طرح واقف ہیں.... گفتگو کرتے رہے ڈرائیور ۴۰۰ر ریال طلب کرنے لگا....قیل وقال کے بعد کے جناب معین الدین صاحب نے کہا چلو 350 ریال دیتا ہوں....اس پر بھی ڈرائیور راضی نہیں ہورہا تھا تو جناب معین الدین صاحب گاڑی سے اتر گئے اور آواز لگائی کہ سب آدمی اتر جائیں....اس بات سے ڈرائیور نرم پڑا اور بولا بیٹھو چلتا ہوں....پھر سب آدمی بیٹھ گئے تو ڈرائیور نے گاڑی چلانا شروع کیا....سڑک کے دونوں کنارے پہاڑیاں ہی پہاڑیاں ہیں....ایک جگہ دُور تک قدرے ہموار زمین دیکھنے کو ملی جہاں چھوٹی چھوٹی ببول کی جھاڑیاں تھیں....اس میں اونٹ چر رہے تھے یہ آج کے دَور کا نظارہ ہے آج سے چودہ سو برس پہلے یہ منظر نہیں تھا....کشادہ اور چمکتی سڑکیں نہیں تھیں ... پہلے جو راستے مہینوں میں طے ہوتے تھے آج گھنٹوں میں طے ہورہے ہیں....آج ان پہاڑیوں کی وادیوں میں بجلی کے بلب جل رہے ہیں....روشنی ہی روشنی ہے....مدینہ منورہ سے ''بیر روحا'' کا فاصلہ 85 کلومیٹر ہے۔

بیر روحا جب قریب آیا تو ڈرائیور نے گاڑی کو ہائی وے سے نیچے ایک نیم پختہ سڑک پر اُتارا....اور آہستہ رفتار سے کنواں کے پاس پہنچایا.... ہائی وے سے نصف فرلانگ کے فا

صلے پر یہ کنواں ہے.... کنواں کے متصل کوئی آبادی نہیں ہے.... کنواں کی دیوار مضبوط ہے.... کنواں کے اُوپر لوہے کی جالی لگادی گئی ہے.... پانی نکالنے کے لئے کنویں میں پمپ لگا ہوا ہے.... قریب میں دو بڑی بڑی ٹنکی رکھ دی گئی ہے.... اس ٹنکی کے باہر دیواریں بنادی گئی ہیں اور ان دیواروں میں نل لگادیئے گئے ہیں.... ان نلوں سے ہی لوگ بوٹل میں، گیلن میں پانی بھرتے، پیتے اور وضو کرتے ہیں.... وہاں ٹیبل پر دو آدمی دکان لگائے بیٹھے تھے.... ایک شہد بیچتا تھا اور دوسرا کچھ جڑی بوٹیوں کے تیل بیچتا تھا.... سڑک کی دوسری جانب آبادی ہے.... مسجد ہے.... وہاں سے ہم لوگ پانی لے کر چلے اور ۷ بجکر ۱۹ منٹ پر ہوٹل میں واپس آگئے۔

عمرہ سے ''کلیان'' واپس آنے کے بعد ایک روز ڈاکٹر محمد وسیم جاوید صاحب نے فون کیا کہ ایک صاحب ہمارے یہاں کہہ رہے ہیں کہ روحا کے کنواں کا پانی ''آبِ شفا'' نہیں ہے.... حیرت ہوئی ہمیں تو بتایا گیا کہ روحا کا کنواں ''آبِ شفا'' ہے.... اس کی تحقیق کے لئے کئی کتابوں کو دیکھا لیکن کسی میں کچھ ملا نہیں.... پھر حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی کتاب ''دیار المحبوب'' یعنی تاریخ مدینہ کو دیکھا.... حضرت شاہ صاحب نے ''روحا'' کے متعلق جو کچھ ذیل میں ملاحظہ کیجئے۔

روحا کا تذکرہ حضرت محدث دہلوی کی کتاب میں

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے روحا کا تذکرہ اپنی کتاب ''دیار المحبوب'' میں اس طرح سے کیا ہے۔

''مسجد شرف روحا بھی ہے۔ روحا ایک مقام کا نام ہے۔ مدینہ منورہ اور اس کے درمیان میں اکتالیس میل کا فاصلہ ہے، صحیح میں مسلم نے کہا ہے کہ چھتیس میل ہے، اس مسجد سے مدینہ منورہ کی جانب اکثر پانی کے نالے ہیں۔ جب مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف

روانہ ہوں تو راستہ کے داہنی جانب شرف روحا کے نزدیک ایک مسجد ملے گی جو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے ثابت ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ نے اس میں نماز ادا فرمائی تھی اور آنحضرت کے بعد یہ نالہ آباد ہوگیا اور اب وہاں پر بہت سے چشمے اور آبادیاں ہوگئی تھیں۔ والی مدینہ کی جانب سے وہاں پر ایک حاکم رہتا تھا۔ وادی کے باشندوں کے اشعار و اقوال صفحۂ زمانہ پر یادگار ہیں اس وقت بھی بعض نشانات اور ٹیلوں کو دیکھ کر وہاں کی آبادی پر استدلال پکڑ سکتے ہیں۔ قافلہ کی گزرگاہ پر بہت سی پُرانی قبریں ہیں جو کبھی اس وادی کے باشندوں کا مدفن تھا۔ سمہودی کہتے ہیں کہ لوگ ان کو شہدا کی قبریں کہتے ہیں ممکن ہے کہ یہ اہلِ بیت کی قبور ہوں جو ظلماً قتل کئے گئے ہیں جیسا کہ بعض ان خبروں سے معلوم ہے۔ جو جو اس کے ترجمے میں آئے اس کو وادی بن سالم کہتے ہیں۔ یہ حجاز کے عربوں کا بطن تھا۔ لیکن اب وہاں کے مکانات یا باشندوں کا کوئی نشان باقی نہیں رہا۔ وادی اور اہل وادی کو سیلابِ فنا بہالے گیا۔ وہاں پر ایک پہاڑ ہے اس کو جبل ورقان کہتے ہیں۔ عرق الطبیہ بھی اسی نام ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ اوّل غزوہ جو آنحضرت نے کیا تھا وہ غزوہ ''ابوا'' تھا۔ جب آپ عرق الطبیہ کے نزدیک ''روحا'' پر پہنچے تو فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو اس پہاڑ یعنی ورقان کا نام کیا ہے اس کا نام ''حمت'' ہے اس کے بعد آپ نے دعا کی۔ اللھم بارک فیه و بارک لاھله فیه۔ ترجمہ! اے اللہ تو اس میں برکت دے اور یہاں کے رہنے والوں برکت عطا فرما۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ جانتے ہو اس وادی کا نام کیا ہے۔ اس کا نام ''سجاسج'' ہے اور یہ وادی جنت کی وادیوں میں سے ہے۔ مجھ سے پہلے ستر ہزار پیغمبروں نے اس وادی میں نماز ادا کی ہے اور موسیٰ بن عمران علیٰ نبینا و علیہ السلام نے مع ستر ہزار بنی اسرائیل کے یہاں قیام کیا ہے۔ آپ دو عبائی قطوانی پہنے ہوئے اونٹنی ورقہ پر سوار تھے۔ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ عیسیٰ بن مریم بھی بقصد حج یا عمرہ اس وادی میں نہ گزرلیں۔

ابو عبیدہ بکری نے کہا ہے کہ مُضر بن نزار کی قبر روحا میں ہے....مُضر بن نزار آنحضرت ﷺ کے اجداد میں سے تھے....وادیٔ روحا میں پہاڑ کی جانب ایک مسجد ہے....جب مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کو روانہ ہوں تو یہ مسجد راستہ کے بائیں جانب پڑے گی....اس کو مسجد الغزالہ کہتے ہیں....سرور انبیا ﷺ اس مجد میں نماز ادا کی تھی....یہاں پر ایک مقام ہے جس کو ''انایہ'' کہتے ہیں....عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما وہاں پر قیام فرمایا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ مقام رسول اللہ ﷺ کا ہے....وہاں پر ایک درخت تھا جب ابن عمر وہاں قیام کرتے تھے تو وضو کرتے اور بقیہ پانی درخت کی جڑ میں ڈالتے تھے اور فرماتے تھے کہ اسی طرح کرتے ہوئے مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ عبداللہ بن عمر آنحضرت ﷺ کی اتباع میں درخت کے گرد پھر کر اُس کی جڑ میں پانی ڈالتے تھے....اس مسجد کا وہ راستہ جس سے آنحضرت مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کو تشریف لے جاتے تھے....بائیں جانب ہے....زمانہ قدیم سے یہی راستہ جاری تھا....اس کو انبیا کا راستہ کہتے ہیں....کہتے ہیں کہ انبیا صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین جب مکہ مکرمہ کے حج کا قصد کر کے تشریف لے جاتے تھے وہ سب اسی راستہ سے گزرتے تھے....اسی راہ میں ایک کنواں بھی ہے جس کو بیر السقیا کہتے ہیں....یہ اس پہاڑی کی گھاٹی پر ہے جس کا نام ''ہرشا'' ہے اب اس راستہ کے داہنی جانب ایک دوسرا راستہ بھی ہے جس پر لوگ چلتے ہیں....علمائے تاریخ نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے راستہ کی بہت ساری مساجد نبویہ اور مقاماتِ مصطفویہ کو بیان کیا ہے مگر اس وقت ان میں سے بیشتر کے علامات ونشانات مٹ چکے ہیں....بجز ان مساجد کے جن کا تذکرہ کیا جا چکا ہے....گو کہ ان کے اثرات بے شک پائے جاتے ہیں لیکن وہ طالبانِ مشتاق جن کی چشم بصیرت سرمۂ ہدایت سے منور ہیں اور جن کے باطن کی آنکھیں نورِ عنایت سے منور ہو رہی ہیں....ان سے پوشیدہ نہیں ہے کہ ان تمام پہاڑوں ،میدانوں اور مکانات سے کس قدر روحانیت اور نورانیت جمالِ محمدی ﷺ کا اظہار ہوتا

رہتا ہے....کیوں کہ ان مقامات کا کوئی ذرہ ایسا نہیں ہے جو جمالِ مصطفوی کے سعادتِ اثر سے ممتاز نہ ہوا ہو''۔

اس طویل اقتباس میں کہیں پر بھی ''بیر روحا'' یا ''آبِ شفا'' کا تذکرہ نہیں ہے....جبکہ ہندو پاک کے زائرین اس کنویں کے پانی کو ''آبِ شفا'' مشہور کیے ہوئے ہیں....اور کہتے ہیں کہ اس کنویں کا پانی کھارا تھا....صحابہ کرام نے اس بات کی شکایت حضور ﷺ سے کی اور حضور ﷺ کلی کر کے اس میں ڈال دیا اس دن سے یہ ''آبِ شفا'' ہو گیا۔

مدینہ منورہ میں عید میلاد النبی ﷺ

۲۰ر نومبر ۲۰۱۸ء مطابق ۱۲ر ربیع الاول ۱۴۴۰ھ بروز منگل ہے....آج یہاں ۱۲ر ربیع الاول شریف یعنی آمد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم منائی جا رہی ہے....عمرہ والے زائرین اور قرب وجوار کے لوگوں کی کافی بھیڑ ہے....لوگ بتاتے ہیں کہ ربیع الاول شریف میں مکۃ المکرمہ سے زیادہ مدینہ منورہ میں بھیڑ ہوتی ہے....یہاں کی حکومت کے نہ چاہتے ہوئے بھی خوش عقیدہ زائرین اپنے طور پر عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشیاں مناتے ہیں.. ..وہ تمام ممالک سے آئے ہوئے زائرین ہی ہوتے ہیں....جو مسجد نبوی سے کے گرد، کہیں پر کھانا تو کہیں پر شربت، کہیں پر کھجور و دیگر کھانے پینے کی چیزیں تقسیم کرتے دکھائی دیتے ہیں....کئی روز پہلے سے مسجد نبوی کے گرد فوج لگا دی گئی ہے....لوگ فوج لگانے کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ تین یا چار سال قبل خوش عقیدہ زائرین گنبد خضری کے قریب سلام پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے تھے اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ؂

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک

صلوٰ ۃ . اللہ علیک

کا ترانہ چھیڑ دیا تھا....جن کو بڑی مشکل سے کنٹرول کیا گیا....لہٰذا ان باتوں کے پیش نظر اب حکومت مسجد نبوی کے گرد فوج لگا دیتی ہے کہ پھر ایسی ادا کا ظہور منظر عام پر نہ ہو پائے....لہٰذا گنبد خضریٰ کے قریب کھلے ہوئے صحن جب بھی دو چار زائرین اکٹھا ہوتے تھے کہ لوگوں کو منتشر کرنے کے لئے صفائی مشین والے عملہ صفائی مشین لے کر ٹوٹ پڑتے تھے....اور زائرین کو وہاں سے اُٹھا دیتے تھے....اور لوگ اُٹھنے پر مجبور ہو جاتے تھے.... حالاں کہ اس مقام پر روز و شب لوگ نماز پڑھتے ہیں....لیکن ۱۲؍ربیع الاوّل کی شب میں وہاں نماز پڑھنے پر پابندی لگا دی گئی....”جو چاہے تیرا حسن کرشمہ ساز کرے“۔

رب قدیر کے حکم سے درِ رسول پر ۲۴؍گھنٹے فرشتے الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ پڑھتے ہیں....اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ اس کو یوں عرض کرتے ہیں۔

سعدین کا قِران ہے پہلوئے ماہ میں
جھرمٹ کئے ہیں تارے تجلی قمر کی ہے
سترّ ہزار صبح ہیں سترّ ہزار شام
یوں بندگی زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے
تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب
بے حکم کب مجال پرندے کو پَر کی ہے
اے وائے بیکسی تمنّا کہ اب امید
دن کو نہ شام کی ہے نہ شب کو سحر کی ہے

ہمارے آقا ﷺ ماہ و قمر ہیں....اور تارے وہی ستر ہزار ملائکہ کہ مزارِ پُر انوار پر چھائے

ہوئے رہتے ہیں....جو شام کو حاضر ہونے والے تھے ان کو دن بھر شام کی امید لگی تھی کہ شام ہو اور ہم حاضر ہوں....اور جو صبح کو حاضر ہونے والے تھے انہیں شب بھر صبح کی آس بندھی ہوئی تھی کہ صبح ہو اور ہم حاضر ہوں....جو ایک بار حاضر ہو چکے ہیں انہیں نہ دن کو ویسی شام کو امید ہے....نہ شب کو ویسی صبح کی....کہ دوبارہ آنا نہ ہوگا۔

معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار
عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے

درِ رسول ﷺ پر فرشتے سلام عرض کریں تو کوئی بات نہیں ہے....اور اس در پر خوش عقیدہ مسلمان یا نبی سلام علیک کہتے ہیں تو حکومت کی نگاہ میں جرم ہو جاتا ہے....غور کیجئے کہ آخر کمی کس طرف ہے اِس طرف یا اُس طرف؟۔

ایک کی نگاہ میں سلام پڑھنا ناجائز و حرام و شرک و جرم اس وقت ہوا جب محمد بن عبدالوہاب نے نجد ملک عبدالعزیز کی حکومت قائم کرائی....ملک عبدالعزیز کی حکومت سے پہلے سلام پڑھنا جائز تھا اور آج بھی جائز ہے تو پھر ایک طبقہ کی جانب سے دوسرے طبقہ پر جبر کیوں کیا جاتا ہے؟....جرم و سزا کی دھمکی کیوں؟ اس لئے کہ آپ کی حکومت ہے آپ اپنے عقیدے کے علاوہ دوسرے عقیدے خاص کر اہل سنت کو کافر و مشرک سمجھتے ہیں تو یہ سرا سر دھوکہ اور ناانصافی ہے۔

۱۲؍ربیع الاول شریف کے موقع سے ۲۰۱۸ء میں جو منظر دیکھا گیا وہ یہ ہے کہ گنبد خضریٰ کے قریب باب بقیع کے سامنے جو صحن ہے اس میں کسی کو بیٹھنے نہیں دیا جاتا ہے....دو چار آدمی اکٹھا ہوتے ہیں کہ صفائی کی گاڑی پہنچ جاتی ہے اور لوگوں کو اُٹھا دیتی ہے....مسجد پوری طرح سے بھری ہوئی ہے....صحن میں کھڑا ہونے یا بیٹھنے کی اجازت نہیں ہے۔

حافظ خالد رضا کا عمل اور پولس کا ردعمل

حرمین شریفین کی پاک سرزمین پر پہنچنے والوں کی آرزوؤں اور ارمانوں تک دوسروں کی رسائی نہیں ہوسکتی ہے کہ کون کیا کیا ارمان بسائے ہوا ہے.... کسی کی خواہش ہوتی ہے کہ کعبہ کو دیکھتا رہوں.... کوئی چاہتا ہے کہ ایک بار سنگ اسود کو بوسہ دے لوں.... کوئی چاہتا ہے کہ ملتزم کو چوم لوں.... کوئی سوچتا ہے کہ رکن یمانی کو چوم لوں وغیرہ وغیرہ۔

اگر ایک بار میں موقع نہیں ملتا ہے تو وہ موقع کی تلاش میں رہتا ہے.... مگر وہاں کی پولس ایسی باتوں کو پسند نہیں کرتی ہے.... پولس کی ہاں یا نا آخری بات ہوتی ہے.... اس کے برعکس باتوں پر پولس چراغ پا ہوجاتی ہے۔

محترم حافظ خالد رضا مصباحی صاحب غلاف کعبہ چومنے کے تعاقب میں تھے.... پولس نے ان کو آگے بڑھنے کے لئے کہا.... مگر ان کی آرزو بیتاب تھی کہ غلاف کعبہ کو چوم لوں.... اس لئے وہ رُکے ہوئے تھے.... ان کا رکنا پولس والوں کو پسند نہیں تھا.... دوسری دفعہ جب غلاف کعبہ چومنے کے لئے آگے بڑھے تو پولس والوں میں ایک نے ان کو پکڑ لیا اور پکڑ کر کے پولس گیسٹ ہاوس میں لے گئی.... جہاں متعدد پولس بیٹھی تھی پولس نے موصوف سے پوچھا کہ تم نے کیا غلطی کی؟۔

موصوف نے بتایا کہ میں کعبہ کا غلاف چومنے کے لئے ہاتھ بڑھا رہا تھا۔

پولس والوں نے کہا لا معافی لا معافی ایسا نہیں کرنا چاہئے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

پھر پولس نے موصوف سے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو؟۔

موصوف نے کہا انڈیا کا رہنے والا ہوں۔

پولس کا سوال تھا کیا کرتے ہو؟.... موصوف نے بتایا کہ میں حافظ قرآن ہوں۔

پولس والوں نے کہا کہ سورہ بقرہ پڑھو.... موصوف سورہ بقرہ کی چند آیتیں سنائی۔

پولس والوں نے کہا سورہ یٰسین سناؤ؟۔

موصوف نے سورہ یٰسین سنایا.... پولس والے سمجھ گئے بندہ جو کچھ کہہ رہا ہے وہ سچ ہے جب جا کر چھوڑ دیا.... مگر ان کے پاسپورٹ کا فوٹو کاپی موبائل کے ذریعہ لے لیا۔

سوءِ اتفاق کہ موصوف کو پولس نے مدینہ منورہ میں بھی گرفتار کرلیا.... اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ۱۲؍ بارہ ربیع الاول شریف کی شب گزار کر صبح میں حافظ صاحب گنبد خضریٰ کے باہری حصہ میں گھوم رہے تھے.... اور وہیں سے گنبد خضریٰ کی تصویر لینا چاہتے تھے.... پولس والوں نے ان کو منع کیا.... مگر موصوف اپنی پرانی خصلت پر قائم رہتے ہوئے دوبارہ وہی کرنے جا رہے تھے جس سے ان کو منع کیا گیا تھا.... بس کیا تھا.... پولس نے ان کو پکڑ لیا.... حسن اتفاق کے ان کو پکڑنے والے پولس کا نام بھی خالد تھا.... اس نے موصوف کو کھجور کھلا کر اپنے بڑوں کے سپرد کردیا.... ان کے بڑوں نے بھی پوچھ گچھ کر کے چھوڑ دیا۔

بادشاہِ وقت کی آمد

بادشاہ اپنے ملک میں ہوتا ہے جب بھی بادشاہ ہوتا ہے.... تخت پر ہوتا ہے جب بھی بادشاہ ہوتا ہے.... بیرونِ ملک ہوتا ہے جب بھی بادشاہ ہوتا ہے.... کسی بادشاہ کے پاس ہوتا ہے جب بھی بادشاہ ہوتا ہے.... خلا میں ہوتا ہے جب بھی بادشاہ ہوتا ہے.... لیکن ایک کلمہ گو بادشاہ جب مدینے میں درِ رسول ﷺ پر حاضر ہوتا ہے تو وہ بادشاہ نہیں نبی کی رعایا ہوتا ہے.... نبی کی امت ہوتا ہے.... نبی پاک کا غلام ہوتا ہے.... یہاں حاکم نہیں محکوم ہوتا ہے.... فرماں رواں نہیں زیرِ فرمان ہوتا ہے۔

دنیا کے لوگ جب بادشاہ کے پاس پہنچتے ہیں تو ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں.... اور بادشاہ جب درِ رسول ﷺ پر کھڑا ہوتا ہے تو ہاتھ باندھ لیتا ہے.... اس سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ ہمارے آقا ﷺ زبر ہیں اس زبر کے سامنے سارے بشر زیر ہیں۔

ماہِ ربیع الاوّل میں بادشاہِ چنچپیا کی مدینے پاک میں آمد ہوئی....ایک ملک کے بادشاہ نے دوسرے ملک کے بادشاہ کے لئے گنبدِ خضریٰ کے نیچے آرام فرمانے والے آقا ﷺ کی تربت کے دروازے واکردیئے.... بادشاہِ چنچپیا اپنے خاص لوگوں کے ساتھ اندرداخل ہوا ....اس کی منظرکشی سوشل میڈیا پر جاری کی گئی....لوگوں نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا راقم نے بھی دیکھا کہ بادشاہ اندر گیا دیواروں کو ہاتھ لگایا بوسہ دیا....تربتِ رسول کے ہائتنی میں جھک کر پہلے آقا کے مزار کے پیچھے حصے میں ہاتھ پھیر کر اپنے چہرے پر ملا....پھر سجدے کی کیفیت میں جاکر تربت پاک کو بوسہ دیا۔

یہ تو عقیدت کی بات ہے اور ہمارے نزدیک بھی اچھی بات ہے....ادب کی بات ہے.. ..لیکن کیا یہ باتیں سعودی عربیہ کے حکمران اور ان کے حوارین کے نزدیک بھی جائز و درست ہیں؟۔

ہیں تو پھر عام زائرین پر زیادتی کیوں ہے؟....اور نہیں ہے تو ایک بادشاہ نے جو کیا.... اس کو حوارین اور پولس نے نہیں دیکھا؟....دیکھا اور ضرور دیکھا....دیکھا تو پھر روکا کیوں نہیں....مگر وہ بادشاہ ہے....حوارین کی زیادتی اور اس کی روک ٹوک کی شکایت بادشاہ اگر بادشاہ سے کردیتا تو حوارین کی ہوا اڑ جاتی....پھر مفت کا کھانا اور ریال کہاں سے ملتے.... کون دیتا؟۔

بحر حال بادشاہ نے درِ رسول ﷺ پر اپنا عقیدہ ظاہر کرکے دنیا کو یہ پیغام دیا ہے کہ ہم وہ نہیں کرتے جو بادشاہ کرتا ہے....بلکہ ہم وہ کرتے ہیں جو علمائے حق نے کیا اور کرتے ہیں ....ہم خاتم النبین کی بارگاہ میں باادب ہیں....بے ادب نہیں۔

بارگاہ نبوت ﷺ میں جو باادب ہوا....وہ دین و دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوگیا.... جیسے خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین....اور انہیں کے راستے پر ہم لوگ چلتے ہیں....اور جو بے ادب ہوا....وہ ہر جگہ خسارے میں رہا....جیسے عبیداللہ ابن

سلول اس کے ساتھی کل اور آج کے تمام منافقین۔

مدینہ منورہ کی زیارتیں

۲۲ر نومبر ۲۰۱۸ء کو انڈیا کے وقت سے پونے بارہ بجے مدینہ منورہ کی زیارت کے لئے گاڑی نکلی....گائیڈ محمد صدام حسین پاکستانی تھے....پختہ صحیح العقیدہ سنّی تھے....موصوف کی گفتگو میں کشش تھی....بولنے کا انداز اچھا تھا....عشق میں ڈوبی ہوئی مدینے کی تاریخ بیان کرتے تھے....ان کی گفتگو اور تقریر سے لوگ کافی خوش تھے....لوگ خوش ہوکر خوشی میں نذرانے دیتے تھے....اور تقریباً ہر فرد نے ان کو نذرانہ پیش کیا....قاری امانت رسول صا حب پیلی بھیتی بھی اس زیارت میں شریک تھے....موصوف نے بھی گائیڈ کی پیٹھ تھپتھپا کر تعریف کی....ان کی گفتگو کو جناب حافظ محمد خالد رضا صاحب نے اپنے موبایل میں ریکاڈ کیا....ان سے لے کر راقم کچھ حصے کو کہیں کہیں پر تحریر کا جامہ پہنا رہا ہے۔

خسروی اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی
ہم فقیروں کو مدینے کی گلی اچھی لگی

اس کے بعد موصوف کے کچھ مسجع جملے اس طرح سے تھے....بے چاروں کا چارہ ہے مدینے کی گلی میں....ایک نور اُجالا ہے مدینے کی گلی میں....برسات چراغاں ہے مدینے کی گلی میں....صدیق کی صداقت ہے مدینے کی گلی میں....فاروق کی عدالت ہے مدینے کی گلی میں....عثمان کی سخاوت ہے مدینے کی گلی میں....علی کی شجاعت ہے مدینے کی گلی میں. ...بلال کی رفاقت ہے مدینے کی گلی میں....اک میم کا پردہ ہے اگر اٹھ جائے....خود خدا ہے مدینے کی گلی میں۔

ہماری پہلی زیارت روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم....سلام پیش کیجئے....الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

بقیع الغرقد یا جنت البقیع ؟

یہ دیکھئے! یہ ہے جنت البقیع عظیم قبرستان لیکن اس کا پہلا نام ''بقیع الغرقد'' تھا بقیع کہتے ہیں باقی رہنے والی کو اور عربی میں غرقد کہتے ہیں کانٹے دار جھاڑی کو.... اس جگہ پر کانٹے دار جھاڑیاں بہت تھیں.... سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت اسعد بن ضرارہ کا انتقال ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی قبر کسی اور جگہ نہیں بلکہ بقیع الغرقد میں بناؤ.... جب قبر بن گئی تو سرکار انور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کے قریب کھڑے ہو کر فرمایا.... آج سے بقیع غرقد نہیں.... بلکہ یہ جنت البقیع ہو چکا ہے.... پہلی قبر اسعد بن ضرارہ کی بنی.... دوسری قبر عثمان بن مظعون کی بنائی گئی.... تیسری قبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد کی بنائی گئی۔

راقم کہتا ہے کہ حضرت عثمان ابن مظعون رضی اللہ عنہ مہاجر تھے.... اکمال میں ہے کہ عثمان ابن مظعون کی کنیت ابوسائب ہے.... جمحی قرشی ہیں.... تیرہ مردوں کے بعد ایمان لائے.... دو ہجرتیں کیں.... غزوہ بدر میں شریک ہوئے.... زمانہ جاہلیت میں کبھی شراب نہ پی.... آپ مدینہ منورہ میں پہلے مہاجر ہیں جن کی وفات ہوئی.... ہجرت کے تین ماہ بعد وفات پائی.... حضور ﷺ نے آپ کی میت کی پیشانی چومی.... بعد دفن فرمایا کہ تم ہمارے بہترین پیش رو ہو.... جنت البقیع میں دفن ہوئے.... بڑے عابد و زاہد تھے۔

گائیڈ کی آواز بلند ہوئی.... روڈ کی دائیں جانب دیکھئے یہ ہے مسجد بلال رضی اللہ عنہ گیٹ نمبر 6 سے دو منٹ کے فاصلے پر مسجد حضرت بلال رضی اللہ عنہ واقع ہے۔

باغِ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

حضرت علامہ احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ''اکمال'' کے ترجمہ میں لکھتے ہیں ''سلمان فارسی کی کنیت ابو عبد اللہ ہے.... حضور انور ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں.... آپ فارسی النسل

''رام ہرمز'' کی اولاد سے ہیں.... فارس کے شہر ''اصفہان'' کے علاقہ کے رہنے والے تھے.... تلاشِ دین دیس چھوڑ پردیسی بنے.... پہلے عیسائی بنے.... ان کی کتابیں پڑھیں.... مصیبتیں جھیلیں.... حتیٰ کہ انہیں بعض عربیوں نے غلام بنالیا.... اور یہود کے ہاتھ فروخت کر دیا.... ان کے آقا نے انہیں مکاتب کر دیا.... حضور انور ﷺ نے ان کا مالِ کتابت ادا کر کے آزاد کر دیا.... آپ دس سے زیادہ آقاؤں کے پاس پہنچے.... حتی کے حضور انور ﷺ کے تک پہنچ گئے.... حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ سلمان ہمارے اہل بیت سے ہیں.... جنت ان کی مشتاق ہے.... بڑی عمر پائی.... ڈھائی سو بلکہ ساڑے تین سو سال ہوئی.... ہمیشہ اپنے ہاتھ سے کما کر کھایا.... صدقہ کیا.... مدائن میں وفات ہوئی.... وہاں ہی مزار ہے.... ۵۳ھ میں وفات ہے.... مترجم کہتا ہے کہ مدائن کا نام اب سلمان پاک ہے.... یہ جگہ بغداد سے تیس میل ہے.... ان کے ساتھ حذیفہ بن یمان اور جابر کے مزارات ہیں.... میں فقیر نے زیارت کی ہے.... مدینہ منورہ کے عوالی میں سلمان کا باغ ہے.... اس میں دو کھجور کے درخت حضور کے لگائے ہوئے ہیں.... فقیر نے زیارت کی ہے۔

گائیڈ نے بتایا کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فارس سے چلے.... علم کا سمندر حاصل کرنے کے لئے.... راستے میں بڑے بڑے راہب ملے.... ایک راہب کے پاس گئے اور کہا کہ ہمیں علم کا سمندر چاہئے.... اس راہب نے کہا سلمان تو وادیٔ فخار چلے جاؤ.... وہاں نبی آخر الزماں ہجرت کر کے تشریف لائیں گے.... ان میں تین نشانیاں ہوں گی.... پہلی نشانی وہ (1) صدقہ کا مال نہیں کھائیں گے.... (2) ہدیہ قبول کریں گے.... (3) ان کے دونوں کاندھوں بیچ پشت پر مہر نبوت ہوگی۔

حضرت سلمان فارسی وہاں سے چلے.... مدینہ پہنچے.... بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری دی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کھجور پیش کر کے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ صدقہ ہے.... اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تناول نہیں فرمایا بلکہ

صحابہ میں تقسیم فرما دیا۔

دوسرے دن پھر حاضر آئے اور کھجور پیش کر کے فرمایا یا رسول اللہ یہ تحفہ ہے.... حضور نے خود تناول فرمایا اور صحابہ میں بھی تقسیم فرمایا۔

تیسرے دن پھر حضرت سلمان آئے.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو گئے.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کندھوں سے کپڑے ہٹایا.... حضرت سلمان فارسی نے مہر نبوت کو بوسہ دیا اور پڑھا اشہد لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ.... کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئے اور عرض گذار ہوئے یا رسول اللہ پہلے میں یہودی کا غلام تھا اب آقا ﷺ آپ کا غلام ہوں.... اب مجھے یہودی سے آزاد کروایئے.... آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.... یہودی تمہاری آزادی کے لئے کیا مانگتا ہے؟۔

یہودی نے کہا میری تین شرطیں ہیں.... پہلی شرط اتنی مقدار میں سونا چاہئے.... آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغی کے انڈا کو کپڑے میں باندھ کر دیا.... جب حضرت سلمان فارسی نے کپڑا یہودی کو دیا اور یہودی نے اس سے کھولا تو وہ انڈا، انڈا نہیں تھا بلکہ سونا تھا.... یہودی کی دوسری شرط کہ اتنی مقدار میں چاندی چاہئے.... آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر کپڑا بچھا کر اس میں تین لپ مٹی رکھا اور باندھ کر دیا.... حضرت سلمان رضی اللہ عنہ وہ مٹی لے کر گئے.... یہودی کے سامنے کھولا تو وہ مٹی چاندی میں تبدیل ہو چکی تھی۔

یہودی کی تیسری شرط یہ تھی کہ میری بنجر زمین ہے.... اس میں کھجور کے جھاڑ لگاؤ.... کھجور کے جھاڑ جب بڑے ہو جائیں گے اور پھل دینے لگیں گے تو تم کو آزاد کردوں گا.... کھجور کا جھاڑ تیرہ سال میں جوان ہوتا اور پھل دیتا ہے.... اس وقت تک تم میری غلامی کرو پھر دیکھا جائے گا۔

ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر بعد گٹھلیاں لگانی شروع کیں اور عشا کے وقت کام ختم ہوا.... رات گزری صبح ہوئی.... دیکھا کہ کھجور کے درخت جوان ہو چکے ہیں.... پھل

لگے ہوئے ہیں.... یہ دیکھ کر یہودی نے حضرت سلمان فارسی کو آزاد کر دیا۔

آج کے دور میں باغ کے درمیان سے سڑک نکالی گئی ہے.... دائیں اور بائیں دونوں جانب باغِ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہے.... جس میں آج بھی کھجور کے درخت لہلہار ہے ہیں.... یہ درخت نسل در نسل چلے آرہے ہیں۔

خاکِ شفا

باغ سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے نکلنے کے بعد بالکل متصل خاکِ شفا کا میدان ہے جس کی ایک جانب لال باؤنڈری دی گئی ہے.... یعنی دیوار کھڑی کی گئی ہے.... خاک شفا سے پہلے اس وادی کا نام ’’وادی بطحان‘‘ تھا.... پہلے یہاں پر بہت بڑی منڈی لگا کرتی تھی.... جب لوگوں کو طاعون کی بیماری ہوگئی.... پھوڑے پھنسیاں نکل آئیں تو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم.... کچھ دوا دیجئے تا کہ مرض سے شفایابی ملے.... اللہ کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان لوگوں سے فرمایا کہ اپنی وادی کی مٹی لے لو اور اسے پانی میں ملا کر زخموں پر لگاؤ.... انشاء اللہ شفاء یابی ملے گی.... اس دن سے اس میدان کا نام خاکِ شفا ہو گیا۔

اس مقام پر پہنچنے کے بعد زائرین کی آواز بلند ہوئی کہ بس روکی جائے.... لیکن گائیڈ نے کہا کہ یہاں پر بس نہیں روکی جائے گی کیوں کہ حکومت کی نگاہ میں یہاں پر بس روکنا ممنوع اور میدان سے مٹی اٹھانا جرم ہے.... مٹی اٹھاتے کسی نے دیکھ لیا تو آپ گرفتار کر لئے جائیں گے.... لہذا بس آگے کی جانب بڑھتی رہی.... گائیڈ کا یہ جملہ بڑا پیارا تھا کہ حکومت کی نگاہ میں یہاں کی مٹی اٹھانا شرک ہے اور ہماری نگاہ میں شفا ہے۔

قصوہ اونٹنی کے بیٹھنے کی جگہ

ہجرت کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی جس مقام پر بیٹھی تھی.... اس مقام پر ایک

مدرسہ ہے....مدرسہ کا نام ''مدرسہ قصوۃ الاہلیہ'' ہے....چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام ''قصوہ'' تھا....اسی اونٹنی کے نام پر مدرسہ کا نام ہے....شہر مدینہ سے نکلنے پر یہ مدرسہ سڑک کی دائیں جانب ہے اور مدرسہ کی دیوار پر مدرسہ کا نام لکھا ہوا ہے....نام وکام اور جگہ سب زندہ ہیں۔

گائیڈ نے کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینے سے باہر تشریف لے جاتے تو اپنا چہرہ انور ڈھک لیتے....مدینے میں واپس آتے اپنا چہرہ اقدس کھول دیتے....غلاموں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ ایسا عمل کیوں کرتے ہیں....سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مدینے کی گردوغبار میں بھی شفا ہے....مدینے کی مٹی میں بھی شفا ہے....مدینے کی فضا میں بھی شفا ہے....مدینے کی ہوا میں بھی شفا ہے....مدینہ کے پانی میں بھی شفا ہے....بلکہ مدینہ میں شفائی ہی شفا ہے۔

گائیڈ نے مزید بتایا کہ یہاں پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماموں حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان تھا....مدرسہ قصوۃ الاہلیہ کے چند قدم کے بعد مسجد جمعہ ہے....نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلا جمعہ اسی مسجد میں ادا کیا تھا۔

محمد مصطفیٰ آئے بہار اندر بہار آئی
زمیں کو چومنے جنت سے خوشبو بار بار آئی

چلئے آگے کی جانب چلتے ہیں اور مزید متبرک زمین اور چیزوں کی زیارت کرتے ہیں۔

مسجد قبا کی فضیلت

آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکۃ المکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو قبا نامی بستی میں قیام فرمایا....سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بستی میں ایک مسجد کی بنیاد رکھی....اس مسجد کا نام مسجد قبا ہے....تاریخ اسلام کی یہ پہلی مسجد ہے....اللہ کے

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی بنیاد رکھی....رب کائنات نے فرمایا۔ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ ط فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ۔

ترجمہ! بے شک وہ مسجد کے پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے، وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔ (کنزالایمان)

گائیڈ نے کہا! خالق کائنات نے فرمایا حبیب یہ مسجد تقویٰ اور پرہیزگاری کی بنیاد پر بنائی گئی ہے....اس کو بنایا پاکیزہ لوگوں نے ہے اور اس میں آتے بھی پاکیزہ لوگ ہیں....اس مسجد میں دو نفل کا ثواب ایک مقبول عمرہ کا ثواب ملتا ہے کیوں؟....ایک وعدہ ہوا تھا مکہ کے مشرکین سے جسے صلح حدیبیہ کہا جاتا ہے....جس میں وعدہ ہوا تھا کہ اتنی مدت تک مدینہ کے مسلمان مکہ میں داخل نہیں ہوں گے....ابھی مدت پوری نہیں ہوئی تھی کہ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دل چاہتا ہے کہ کعبہ شریف کا طواف کروں حجر اسود کے بوسے لوں....وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی۔

ترجمہ! اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ....غلاموں نے کہا آقا ﷺ دل چاہتا ہے کہ مقام ابراہیم پر نوافل ادا کریں....اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ۔ صفا اور مروہ کی سعی کریں....اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ....غار حرا کو دیکھیں....غار ثور کی زیارت کریں....رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتة وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ....یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دل چاہتا ہے....جہاں بابا آدم اور ماں حوا کی زلت قبول ہوئی....ہم بھی جا کر توبہ کی دعا مانگیں....حضور دل چاہتا ہے عمرہ بھی کریں اور ان پیارے مقامات کو بھی دیکھیں....مگر مشرکین مکہ سے وعدہ ہوگیا ہے کہ اتنی مدت تک ہم نہیں جائیں گے....حضور ﷺ نے ان غلاموں کو ساتھ لیا مکہ تک

گئے....لیکن مشرکین مکہ نے حرم میں جانے کی اجازت نہیں دی.... آقا ﷺ کے ہوتے ہوئے غلام پریشان ہو گئے.... ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو غلاموں کی پریشانی برداشت نہیں ہوئی.... سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی جانب اٹھایا اور فرمایا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ رہا ہوں آج نہیں کل قیامت تک ہمارا امتی جو بھی مسجد قبا میں دو رکعت نمازِ نفل پڑھے گا ایک مقبول عمرہ کا ثواب پائے گا۔

گائیڈ محمد صدام حسین نے اس روایت کو بڑے ہی حسین اور دل کو چھو لینے والے انداز میں پیش کیا.... سب کے سب مسجد قبا کی طرف چل پڑے.... یہاں تک کہ راقم بھی پاپیادہ چل پڑا.... حالانکہ مسجد قبا سے بس کو دُور کھڑا کیا گیا تھا.... معلوم ہوا کہ بولنے اور کہنے کے حسین انداز دل پر اثر کرتے ہیں.... دل کو دلبر کی جانب مائل کر دیتے ہیں.... بڑی بات ہے جو کام گائیڈ کی زبان نے کیا۔

سب لوگوں نے مسجد قبا میں نفل یا نوافل ادا کئے.... چند لوگوں نے تاخیر کر دی جس سے ڈرائیور جھنجلا گیا.... ڈرائیور وڈانی ضدی اور الہڑ دماغ کا تھا.... جس کی تفصیل آگے ساعت کیجئے گا۔

مسجد قبلتین کے متعلق کچھ باتیں

بس آگے کی جانب بڑھی.... گائیڈ کہنے لگا کہ اب ہم دوسری مسجد کی جانب چلتے ہیں.... جو بات بتاتا ہوں اس کا نتیجہ اتنا خوبصورت ہے کہ تم لوگ ہاتھ اُٹھا کر داد دو گے پھر بھی تمہارا داد چھوٹا اور میرا جملہ بڑا ہوگا.... گائیڈ کا یہ جملہ بھی پیارا بلکہ بہت پیارا تھا اس کے اندازِ بیان پر کئی جگہ پر لوگوں نے بس میں نعرہ تکبیر اور نعرہ رسالت بلند کیا۔

گائیڈ نے کہا میں اہل محبت سے تعلق رکھتا ہوں جو لوگ نہیں سمجھ رہے تھے اب میری بات سمجھ جائیں گے اور مجھے بھی سمجھ جائیں گے۔

اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو سترہ مہینوں تک نماز میں قیام کی حالت میں سر کو آسمان طرف اٹھا کر دعا مانگتے رہے کہ مولیٰ میرا قبلہ بیت المقدس سے ہٹا کر بیت اللہ کو بنا دے.... آپ یہ دعا کیوں مانگتے رہے اس لئے کہ صحابہ کرام کو مدینہ کے یہودی اور عیسائی طعنے دیتے تھے کہ تمہارا نبی اور ہے اور قبلہ ہمارا.... ہمارے قبلہ کی طرف رخ نہ کرو.... اگر نبی اور ہے تو قبلہ بھی اپنا اور بناؤ.... ہمارے قبلہ کی طرف رخ نہ کیا کرو.... یہودی صحابہ کرام کو جب طعنے دیتے تو صحابہ حضور ﷺ سے کہتے یا رسول اللہ ﷺ یہ ہمیں طعنے دیتے ہیں میرے نبی ۱۷ مہینے دعا مانگتے رہے اللہ کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا.... اس طرح سترہ مہینوں کے بعد ایک دن ایسا آیا کہ اللہ کے نبی محلّہ بن سلمہ میں آئے.... اس لئے کہ حضور کے ایک صحابی تھے حضرت بشر جن کی والدہ بیمار تھیں.... سرکار ﷺ ان کے گھر تشریف لائے ان کی والدہ کی صحت یابی کی دعائیں فرمائیں.... تیمارداری بھی فرمائیں.... بس ان کی دہلیز سے قدم باہر نکالا کہ نماز ظہر کی اذان ہونے لگی وہاں پر ایک چھوٹی سی مسجد میں تشریف لے گئے.... تشریف فرما ہوئے اور نماز ظہر شروع ہوئی.... صحابہ مقتدی بنے ہمارے نبی مصلیٰ امامت پر تشریف فرما ہوئے.... ہمارے نبی پہلی رکعت میں چہرہ آسمان کی طرف اٹھایا اور اللہ سے دعا مانگی.... دوسری رکعت میں پھر چہرہ آسمان کی طرف اٹھایا اور اللہ سے دعا مانگی.... نبی ﷺ بیٹھے پہلی تشہد پر.... پہلی التحیات پر رب کائنات نے فرمایا جبرائیل جلدی کرو.... آج میرے نبی کو خوشخبری دیدو.... حبیب کو خوشخبری دیدو....
قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً
تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ ط وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ
شَطْرَهٗ ط

ترجمہ! ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہارا رخ پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی

طرف اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منھ اسی کی طرف کرو۔

یہ پیغام ملا پہلی تشہد، پہلی التحیات میں....اب میرے نبی تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے تو صفوں کو چیرتے ہوئے صحابہ کو ہٹاتے ہوئے اپنا رخ بیت المقدس سے ہٹا کر بیت اللہ کی طرف کرلیا تو پہلی صف کو آخری صف بنا دیا اور آخری صف کو پہلی....دو رکعت بیت المقدس کی طرف رخ کرکے اور دو رکعت پڑھی گئی بیت اللہ کی طرف رخ کرکے....اب جو پیچھے غلام کھڑے تھے ان میں سے کچھ نے اپنا چہرہ بدل لیا اور کچھ سوچتے رہ گئے....جنہوں نے چہرہ بدل لیا...قرآن نے کہا یہ مومن ہیں....اور جو ذاتِ مصطفیٰ ﷺ میں سوچتے رہ گئے قرآن نے کہا یہ منافق ہیں....جنہوں نے چہرہ بدل لیا تھا دو رکعت بیت المقدس کی طرف رخ کرکے اور دو رکعت بیت اللہ کی جانب رخ کرکے، چار رکعتیں مکمل ہوئیں....حضور ﷺ نے فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ....السلام علیکم ورحمۃ اللہ....میرے نبی ﷺ نے نماز سے فارغ ہوکر ان کو آگے بلایا....جنہوں نے اپنا چہرہ بدل لیا تھا....پاس بیٹھایا....فرمایا میرے غلاموں میں ۱۷؍ مہینے دعا مانگتا رہا اللہ کی طرف سے جواب آیا؟ نہیں آیا....تو میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی مرضی نہیں کی آج میرے پاس جبرائیل آیا اور اللہ کا پیغام لایا....اللہ کا وحی لایا تو میں نے اپنا چہرہ بیت المقدس سے بیت اللہ کی جانب پھیرلیا....میرے پاس تو جبرائیل آیا....تم لوگوں کے پاس بھی جبرائیل آیا؟ میرے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام آیا....تمہارے پاس بھی اللہ کا پیغام آیا؟....غلام خاموش رہے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس جبرائیل آیا؟....غلاموں کہا نہیں....پھر سرکار ابدقرار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تم نے اپنا چہرہ کیوں بدلا؟۔

غلاموں کا جواب تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پتا نہیں جبرائیل آیا کہ نہیں....اللہ کا پیغام آیا کہ نہیں....وحی آئی کہ نہیں....حکم آیا کہ نہیں....آقا ہمیں خبر نہیں....ہم نے اپنا

چہرہ اس لئے بدلا کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ ہے....ہم غلاموں قبلہ رسول اللہ ہے....آپ سوچتے ہوں کہ غلاموں نے رسول اللہ ﷺ کو قبلہ کیسے کہہ دیا کوئی دلیل تو دیجئے....لیجئے دلیل سنئے۔

فتح مکہ اور اذانِ بلال

اس سے بڑی بات یہ کہ شہر مکہ فتح ہوا تو سرکار ﷺ نے فرمایا....بلال بہت دن ہوگئے مکہ والوں نے پابندی لگائی تھی....ہم رب کے گھر میں نماز نہیں پڑھ سکے....آج ہم نے مکہ کو فتح کرلیا ہے....تو اذان دے میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نماز پڑھاؤں گا۔

حضرت بلال نے جب اذان کی تیاری کی تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر جیسا بہادر آپ کا غلام بن جائے....شہر مکہ فتح ہوجائے....اور مسلمان چھپ کر اذان دیں....نہیں ایسا نہیں ہوسکتا....بلال کو بولئے! آقا کہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دیں....آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان سناؤ....حضرت بلال آئے اور کعبہ کی چھت پر چڑھ گئے....اِدھر دیکھا اُدھر دیکھا....دائیں دیکھا بائیں دیکھا....آگے دیکھا پیچھے دیکھا....عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے بدر میں اذان دی رُخ کیا کعبہ طرف....میں نے احد میں اذان دی رخ کیا کعبہ کی طرف....مدتوں تک مسجد نبوی میں اذان دیتا رہا رخ کرتا تھا کعبہ کی طرف....آج آپ کا مؤذن بلال آگیا کعبہ کے اوپر اب رخ کدھر کرے؟....مجھے حکم فرمایئے میں اپنا رخ کس جانب کروں؟....آقا نے فرمایا تو مجھے دیکھ میں تجھے دیکھوں....امام احمد رضا نے کہا؎

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

آقا ﷺ آپ کا قبلہ بیت اللہ ہے، ہم غلاموں کا قبلہ رسول اللہ ہے، شعر سنئے۔

گائیڈ نے کہا! ہم اہلِ سنت کا عقیدہ سنئے ۔

اسے مل گئے دونوں جہاں جسے آقا تو نے در پہ بلالیا
تیری نظر کی وہ کشش ہوئی زمانے بھر کو اپنا بنا لیا
تیرا عشق بھی تو میرا سرور ہے میری بندگی بھی تو عجیب ہے
سرکار جہاں آپ نے قدم رکھا وہاں ہم نے کعبہ بنا لیا

حج وعمرہ کے زائرین سب کے سب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے مہمان ہوتے ہیں....ان کا احترام ہر حال میں ضروری ہے....اس پاک سرزمین پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے....ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص دنیاوی مال ودولت کی بنا پر کسی کو حقیر سمجھنے لگے تو یہ سراسر غلط ہے....اس بارگاہ میں شہنشاہ وفقیر، امیر وغریب سب برابر ہیں....وہاں دولت نہیں دیکھی جاتی ہے....بلکہ ایمان وعشق دیکھا جاتا ہے....شاعر کہتا ہے۔

یہ بزم مے ہے جامِ جم نہیں
یہاں کوئی کسی سے کم نہیں

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا

آقائے دوعالم ﷺ حالتِ نماز میں تھے.....مگر آپ کا قلب بارگاہِ خداوندی میں قبلہ کی جانب متوجہ تھا.....کہ کعبہ جلد سے جلد قبلہ بن جائے..... آقا ﷺ کا قلب تجلی گاہ خدا ہے..... لہذا نماز میں ہی کعبہ کی جانب رُخ کرلینے کا حکم ہوتا ہے..... قلبِ مصطفیٰ ﷺ تک نفس، خواہشاتِ نفس اور شیطان کا پہنچنا حرام ہے.... مسلمانوں سے کہا گیا کہ تم خواہ مشرق کی جانب رہو یا مغرب کی طرف مگر اپنے قلب کو مصطفیٰ جانِ رحمت کے قلب پاک کی طرف ہمیشہ متوجہ رکھنا.....وہ تمہارا قبلۂ ایمان اور کعبہ عرفان ہے۔

سر سوئے حرم جھکا دل سوئے کوئے مصطفےٰ
دل کا خدا بھلا کرے یہ نہیں اختیار میں

اسی تعلق سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کہتے ہیں۔

عشاقِ روضہ سجدہ میں سوئے جھکے
اللہ جانتا ہے نیت کدھر کی ہے

اعلیٰ حضرت کا یہ شعر غور سے پڑھا جائے اور دھیان دیا جائے ۔

غور سے سُن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

اس شعر کی تشریح کرتے ہوئے علامہ احمد یار خان نعیمی رقم طراز ہیں۔

’’کعبہ کا پرنالہ بالکل روضۂ مطہرہ کے مقابل ہے....اور جس کی دوکان گلی میں ہو اس کا اشارہ کرنے والا سائن بورڈ سڑک پر ہوتا ہے....جو انگلی سے اُدھر رہبری کرتا ہے اور پڑھے لکھے لوگوں کے لئے اس پر دوکان دار کا پتہ لکھا ہوتا ہے....تو گویا کعبہ عرفان کا سائن بورڈ ہے جو بے پڑھوں کو ہاتھ سے اور آنکھ والوں کو زبان سے بتارہا ہے کہ اے لوگو! اپنا دھیان اس طرف رکھنا....دیکھو کعبۂ ایمان وہ ہرے گنبد میں آرام فرمارہا ہے....اب یہ آیت پڑھو.... وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ خواہ تم کعبہ کی محراب میں ہو یا حطیم میں، میزاب کے نیچے، صفامروہ پر ہو یا مزدلفہ، منا اور عرفات میں جہاں بھی ہو.... فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ....اپنی توجہ اس شہنشاہِ مدینہ کی طرف رکھنا....اور الحمد للہ ہر مسلمان ہر جگہ سنّت ہی پر نظر رکھتا ہے....یہ اس آیت پر عمل ہے اور کیوں نہ ہو ۔

ہوتے کہاں خلیل وبنا کعبہ ومنا
لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

چلئے اُحد کی جانب چلتے ہیں

تمام زائرین بیس منٹ میں مسجد قبلتین کی زیارت اور اُس میں نماز نفل پڑھ کر واپس
آ گئے....اور یہ ناچیز بس میں بیٹھ کر قبلتین کو ٹکر ٹکر تکتا رہا....ایک بیماری نے پاؤں کی حرکت
کو منجمد کر دیا ہے تو چلنے سے مجبور ہو گیا ہوں....تخیل نے پرواز بھرا اور یہ کہتا ہوا نکل گیا کہ
ایک بیماری کو کیا دیکھتے ہو دل میں تو ہزاروں بیماریاں لگی ہوئی ہیں....اس پر نظر کرو.....عقل
وسوچ نے پکار کر کہا کہ....ہماری شریعت کہتی ہے کہ دل اور آنکھوں کی بیماریوں یعنی گناہو
ں کو دُور کرنے کے لئے عمرہ اور درِ رسول ﷺ کی زیارت بہترین دوائی ہے....مطلب
صاف ہے کہ حرمین شریفین کی زیارت ہاتھ، پیر، دل و دماغ اور آنکھوں کے گناہوں کی بہتر
ین دوائی ہے....اور بندہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

بس کا ڈرائیور اپنے سیٹ پر بیٹھ کر بس کو آگے کی جانب بڑھانے لگا....گائیڈ نے بھی
مائیک تھام لیا ہے....گائیڈ کے لب کھلے اور کہنے لگا۔

بدر میں مسلمان کامیاب ہوئے....بلکہ یوں کہئے کہ مسلمانوں کو بہت بڑی کامیابی
حاصل ہوئی....اتنی بڑی کامیابی کہ دنیا کے لوگ حیران و ششدر ہو گئے کہ ۳۱۳ر مسلمانوں
نے ۹۰۰ر سے ۱۰۰۰ر کے درمیان بدر میں پہنچنے والے مخالف کو شکست دے دی....یعنی
کفار جنگ ہار گئے....دوسرے جنگ احد کے میدان میں....اس جنگ میں مسلمانوں کو
نقصان اُٹھانا پڑا....لیکن مسلمان جنگ جیت گئے کفار جنگ ہار گئے....جب دو جنگیں ہار
گئے تو ان کے سینے میں آگ بھڑکنے لگی کہ کسی نہ کسی طرح مسلمانوں سے بدلہ لیا جائے..
..کفار مکہ نے بنو غطفان اور یہودیوں کو خط لکھا کہ اگر تم دونوں قوتیں ہمارے ساتھ مل جاؤ
تو ہم تین بڑی قوتیں مل کر مدینہ پر حملہ کریں گے اور مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیں گے
....جب وہ ارادہ بنایا تو اللہ کے نبی کو اس کی خبر ملی تو اللہ کے نبی ﷺ نے مسجد نبوی میں صحابہ

کرام کو اکٹھا کیا....حضور نے تمام صحابہ کو مسجد نبوی میں اکٹھا کیا....مشورے لئے سب نے
اپنے اپنے مشورے دیئے....حضرت سلمان فارسی کھڑے ہوئے عرض کی یا رسول اللہ اگر
مجھے اجازت ہو تو میں اپنی رائے پیش کروں۔

اسی گفتگو کے درمیان ایک مقام پر لب سڑک پہاڑی سے جھرنے گر رہے تھے....
ایسا لگ رہا تھا کہ یہ زندہ پہاڑی ہے یا کچھ ساعت قبل بارش ہوئی ہے جس سے یہ جھرنے
گر رہے ہیں....منظر حسین تھا....بس میں سوار تمام زائرین کی توجہ اس جھرنے کی جانب ہو
گئی....گائیڈ نے بتایا کہ یہ قدرتی جھرنا نہیں ہے....بلکہ مصنوعی جھرنا ہے....اس پہاڑی پر
پائپ لگائے ہیں....اسی پائپ سے پانی نکلتے ہیں جو جھرنے کی شکل اختیار کر لیتے ہیں....
گائیڈ کی بات سے حقیقت کا پتا لگا اور گردن اونچی کرنے پر پائپ بھی نظر آنے لگا....جس
سے معلوم ہوا کہ یہ پانی اسی پائپ کے ذریعہ سے چھوڑا گیا ہے....آئیے منقطع گفتگو کو ملا
حظہ کیجئے۔

گائیڈ نے کہا آپ لوگوں نے دیکھا لیا اب آپ لوگ چہرے کے ساتھ اپنی روحانیت
اِدھر کیجئے....اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام کو اکٹھا کر کے جنگ کے مشورے شروع کئے
....سب نے اپنے اپنے مشورے دیئے....حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے
....عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں بھی کچھ کہنا چاہتا ہو۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہو کیا کہنا چاہتے ہو۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا جب میں فارس تھا اور ہمارے یہاں جنگیں
ہوتی تھیں تو اپنی دفاع کے لئے خندق کھود لیتے دشمن نہ خندق پار کر سکتے تھے نہ ہم پر حملہ
کر سکتے تھے۔

حضور ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورہ کو پسند فرمایا....یہ مشورہ دو بنا
پر پسند فرمایا گیا....پہلی وجہ یہ کے حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے تمام صحابہ کی عمر کم ہے اور

سلمان کی عمر زیادہ ہے.... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی عمر کتنی ہوئی؟ ساڑھے تین سو سال۔

آدمی کی عمر زیادہ ہوتی ہے تو تجربہ بھی زیادہ ہوتا ہے۔

دوسری وجہ یہ تھی کہ عرب میں خندق کھودنے کا رواج نہیں تھا.... اس دو بنا پر ''سلا'' کے پہاڑ سے لے کر اُحد کے پہاڑ تک... ساڑھے چار کلومیٹر لمبی پانچ گز چوڑی اور پانچ گز گہری خندق کھودنے کا حکم جاری کردیا گیا... چودہ سو صحابہ کرام نے خندق کھودنے میں حصہ لیا... ایک وجہ یہ ہے کہ جس کی بنا پر غزوہ خندق کہتے ہیں... دوسری وجہ قرآن پاک فرقان حمید کی ایک پوری کا نام سورہ احزاب ہے... تو اس کا نام غزوہ احزاب ہوا... کیوں؟ اس لئے کہ احزاب کا معنی ہے گروہ، جماعتیں اور فوج۔

سورہ احزاب میں اس جنگ کے تذکرے موجود ہیں... اور اسی جنگ کے موقع پر حضور نے بڑی لمبی دعائیں مانگی تھی... اللہ تعالی نے دعا کو قبول فرما کر جو نتیجہ دیا وہ بھی موجود ہے ... تیز بارش... کالے بادل... کالی آندھی اور تیز ہوا کے ذریعے سے دشمنوں کے خیمے کو ہوا میں اُڑا دیئے... تناویں اکھڑ گئیں... اور دشمن میدانِ جنگ چھوڑ کر بھاگ گئے... بہت کم نقصان میں یہ جنگ مسلمان جیت گئے۔

یہاں پر سبع مساجد ہیں... سبع مساجد کا مطلب ہے... سات مساجد... آپ حضرات اپنی بائیں جانب دیکھیں... یہ پہاڑی کے اوپر ہے مسجد فتحہ... جس کو مسجد فتح بھی کہتے ہیں ... اسی مسجد میں بیٹھ کر حضور نے جنگ خندق کی فتح کی دعائیں مانگی تھیں... یـاحی یاقیوم برحمتک استغیث اور قرآن مقدس کی یہ آیت بھی نازل ہوئی... لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَہ... اس کے نیچے کی طرف دیکھئے... یہ ہے مسجد سلمان فارسی... یہ بات بھی ذہن میں رکھئے کہ اس کا پہلا نام میدانِ خندق... دوسرا نام ہے میدانِ احزاب... تیسرا نام ہے میدان فتحہ... چوتھا نام ہے میدان سبع مساجد۔

اب دیکھئے مسجد جامع الخندق یہ بڑی مسجد ہے.... مسجد ابوبکر اور مسجد سعد بن معاذ.... مسجد عمر.... مسجد علی.... پھر مسجد فاطمہ.... یہیں پر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہ کا خیمہ تھا۔

گائیڈ نے کہا یہ آپ کی بس ابھی جہاں پر چل رہی ہے.... خندق کا مقام یہی تھا.... جسے بھر کر سڑک بنادی گئی ہے.... آپ کی اگلی زیارت باغِ مدینہ اور شہدائے اُحد ہوگی۔

مدینہ منورہ کی سب سے بڑی زیارت .... وہ زیارت جس کا ادب خود رسول اللہ ﷺ نے سکھایا اور فرمایا کہ یہاں آؤ تو لمبی لمبی سانسیں لو.... کیوں کہ اس قبرستان سے جنت کی خوشبو آتی ہے.... کیوں کہ اس قبرسان ستر شہدا اور سید الشہدا آرام فرما ہیں۔

یہ وہ پہاڑ ہے جس کے بارے میں حضور نے فرمایا.... اُحُدُ جَبَلُ یحبنا و یحبھم فرمایا اُحد ہم سے محبت کرتا ہے ہم احد سے محبت کرتے ہیں۔

حضرت حمزہ امیر کیوں کر اور کیسے؟

آپ نے یہ سنا ہوگا اور پڑھا بھی ہوگا کہ شہادت حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ.... حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے.... وحشی نے زہر بھرا نیزہ مارا اور ہندہ نے آپ کی ناک اور کان کاٹا.... بڑا ظلم کیا.... سینہ چیر کر دل نکال کر چبایا.... یہ ساری باتیں آپ نے پڑھی اور سنی ہوں گیں.... لیکن آج جو میں بتا رہا ہوں.... بہت کم لوگوں نے پڑھا اور سنا ہوگا....

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو امیر کیوں کہتے ہیں؟۔

سرکار دوعالم ﷺ کسی کام سے مدینہ سے باہر تشریف لے گئے.... آپ کی غیر حاضری میں ایک وفد ملنے آیا.... وفد والوں نے صحابہ کرام سے پوچھا کہ آپ کے نبی کہاں ہیں؟۔

صحابہ کرام نے کہا مدینے سے باہر تشریف لے گے ہیں۔

وفد والوں نے کہا پھر آپ کے امیر کون ہیں؟ (امیر کہتے ہیں گورنر کو)

یہ سن کر سارے صحابہ خاموش تھے.... اس وقت تک کسی کو مدینے کا امیر نہیں بنایا گیا....

وفد جب چلا گیا اور حضور تشریف لائے تو سارے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جب آپ باہر تشریف لے جائیں تو کسی کو امیر بنا دیں.... آپ کے غائبانہ میں وہ ہمارا امیر بن کر وفد سے باتیں کرے گا.... حضور ﷺ نے ان کی گفتگو سن کر حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سمیت دس صحابہ کو کہا کہ جاؤ تم لوگ فیصلہ کر کے بتاؤ کہ امیر کس کو بنانا ہے.... جب یہ تمام صحابہ اکٹھا ہوئے یعنی کمیٹی کے لوگ اکٹھا ہو گئے تو کسی نے کہا حضرت عمر کو امیر بنایا جائے.... کسی نے کہا حضرت علی کو امیر بنایا جائے.... کسی نے کسی اور کا نام لیا.... آخر میں بالاتفاق فیصلہ ہوا کہ حضرت عمر کو امیر بنایا جائے.... جب سب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری طرف اشارہ کیوں کیا گیا.... اور مجھے امیر بنانے پر اتفاق کیوں کیا گیا؟.... سب نے کہا کہ آپ بہادر ہیں.... اور ہم لوگ آپ کو اپنے سے اعلیٰ سمجھتے ہیں.... اس لئے آپ کو مدینے کا امیر بنانا چاہتے ہیں۔

جب لفظ بہادر آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ سے زیادہ بہادر مدینہ میں رہتا ہے.... مدینہ میں موجود ہے.... جب عمر ننگی تلوار لے کر قتلِ مصطفیٰ ﷺ کے لئے نکلا تھا تو سارے صحابہ میں خوف طاری ہو گیا تھا کہ مکہ کا بہادر عمر ننگی تلوار لے کر آ رہا ہے.... اور ارادہ قتل مصطفیٰ ﷺ کے لئے آ رہا ہے.... آج کیا ہو گا.... صحابہ کانپ گئے تو وہی وہ بہادر ہے جو کہا تھا کہ عمر تلوار لے کر آئے.... میں خالی ہاتھوں سے لڑلوں گا.... آج اسی بہادر کو امیر بنانا ہے.... عمر جنگ میں ایک تلوار پکڑ کر جاتا ہے.... مگر وہ بہادر دونوں ہاتھوں میں تلوار لے کر جاتا ہے.... میں فاروق ہوں اور اسے تو اسد اللہ اور اسد رسول کہا گیا ہے.... آج اس کو امیر بنانا ہے.... جس کے دستار کو.... جس کی چادر کو.... جس کے چہرے کے رعب کو.... جس کے چہرے کے دبدبہ کو.... جس کے عصا کو دیکھ کر مسلمان تو مسلمان کافر بھی کہے کہ مسلمانوں کا امیر آ رہا ہے.... صحابہ نے کہا وہ کون شخص ہے.... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

کہا.... وہ حضور ﷺ کے چچا حضرت حمزہ ہیں.... ان کو امیر بنانا ہے.... صحابہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا.... حضرت عمر نے اپنا فیصلہ پیش کر دیا.... یہ سن کر سارے صحابہ کرام خاموش ہو گئے۔

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ سب سے لمبی دستار باندھا کرتے تھے.... کاندھے پر سب سے لمبی چادر رکھتے تھے.... اور ہاتھ سب سے بڑا ڈنڈا لے کر چلتے تھے.... حمزہ کا معنی ہے شیر.... بہادر.... طاقتور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بہادری ضرب المثل ہے.... لہٰذا اس کمیٹی میں فیصلہ ہو گیا کہ حضور ﷺ کی غیر موجودگی حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا جائے.... متفقہ فیصلہ کے بعد سب حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ ہمارا فیصلہ ہو گیا کہ آپ کی غیر موجودگی میں آپ اپنے چچا حضرت حمزہ کو امیر بنائیں.... حضور ﷺ نے فرمایا صدیق جو تمہارا فیصلہ ہے وہ میرے دل کا ارادہ ہے۔

حضور ﷺ نے اپنے چچا حضرت حمزہ کو بلایا اور کہا چچا صرف زندگی بھر کے لئے نہیں بلکہ قیامت تک کے لئے آپ کو مدینے کا امیر بنا رہا ہوں.... اور مدینہ آپ کے سپرد کر رہا ہوں.... اور چچا جان سنئے آپ کو مدینے کا امیر بنا رہا ہوں.... مدینہ اور مدینہ کے لوگ بھی آپ کے سپرد کر رہا ہوں.... مدینہ میں اگر کوئی بھوکا رہ گیا تو چچا کل قیامت میں آپ سے پوچھ لوں گا.... جس مدینہ کا گورنر حضرت حمزہ ہوں اس مدینہ میں کوئی بھوکا رہ سکتا ہے؟ نہیں۔

اس لئے مدینہ میں کوئی بھوکا نہیں رہتا۔

ڈرائیور کی من مانی یا شرارت

بس چلانے والا ڈرائیور سوڈانی تھا.... ترنگ اور اکڑ مزاج آدمی تھا.... اس کی گفتگو سے پھول نہیں جھڑتے تھے.... بلکہ ببول کے کانٹے نکلتے تھے.... یہ چٹ منگنی پٹ بیاہ والا معاملہ ڈھونڈتا تھا.... سو کے اسپیڈ سے بس چلا کر جلدی سے اپنے مقام پر پہنچ جانے کی کوشش کر

تا تھا.... زائرین کی زیارت ہو یا نہ ہو.... یہ بس کو ہمیشہ سو کے اسپیڈ میں رکھنا چاہتا تھا.... اس بات کا اندازہ اسی وقت لگ گیا جب بس باغ سلمان فارسی سے گزر رہی تھی.... گائیڈ کہہ رہا تھا.... بس کو آہستہ لے کر چلو.... مگر ڈرائیور مان نہیں رہا تھا.... ڈرائیور اسی طرح سے من مانی یا شرارت کرتے ہوئے خندق کے مقام پر پہنچا.... یہاں بھی اس نے بس کو نہیں روکا.... گائیڈ اور زائرین چلاتے رہ گئے.... لیکن وہ اپنی جگہ اکڑا رہا.... اس سے قبل دو دفعہ خاکسار جا چکا ہے.... دونوں دفعہ خندق میں بس روکی گئی.... زائرین اُتر کر مسجدوں میں نوافل ادا کئے.... اس دفعہ ایسا نہیں ہوا.... یہاں سے ڈرائیور زیادہ ہی من مانی کرنے لگا اور کہنے لگا کہ اُحد میں بھی بس نہیں روکوں گا.... چلتی بس میں بیٹھے بیٹھے احد کا میدان اور شہدائے اُحد کی قبروں کو دیکھ لو.... گائیڈ نے اسے بہت سمجھایا.... لیکن وہ مانا نہیں.... اُحد میں پہنچ کر بات زیادہ بڑھ گئی.... گائیڈ نے زائرین سے کہا کہ یہ شخص اکیلا ہے.... ہم اتنے ہیں ہماری بات یہ کیسے نہیں مانے گا.... لہٰذا سب زائرین شور گل کرنے لگے.... ڈائیور نے بس کو روکا کہ سب کے سب زائرین بس سے نیچے اُتر گئے.... کہ تم اُحد میں بس کو روکو اور ہم کو زیارت کرنے دو.... اس بات پر چالاک ڈرائیور نے فون کر کے پولس کو بلا لیا.... دیکھتے ہی دیکھتے ایک گاڑی پولیس پہنچ گئی.... سارے زائرین اور ڈرائیور پولس کے سامنے اپنی اپنی باتیں کہہ رہے تھے.... ڈرائیور نے گائیڈ کو مدعا علیہ بنایا.... گائیڈ بس کے اندر بیٹھا تھا.... ڈرائیور کے مدعا علیہ بنانے کے بعد پولس نے گائیڈ کو طلب کیا.... ڈرائیور ہی گائیڈ کو بلانے کے لئے آیا.... گائیڈ پولیس کے سامنے حاضر ہوا.... پولیس نے فریقین کی باتیں سنیں سن کر گائیڈ کے حق میں فیصلہ دیا.... اس کے باوجود ڈرائیور مان نہیں رہا تھا.... لیکن پولس نے جب سختی برتی تو ڈرائیور نرم پڑا اور تمام زائرین کو بس میں بیٹھا کر شہدائے اُحد کی قبروں کے قریب چھوڑ کر کچھ دور جا کر بس کو کنارے لگا کر بس میں بیٹھا رہا.... گائیڈ تمام زائرین کو لے کر اُحد میں گیا۔

۲۳ر نومبر ۲۰۱۸ء بروز جمعہ

یہ حج کے ایام نہیں ہیں.... اس کے باوجود جمعہ کی اذان ہوتے کے ساتھ لوگ اپنے اپنے ہوٹلوں سے چیونٹیوں کی طرح نکلتے ہیں.... ساڑھے گیارہ بجے ہم لوگ بھی اپنے ہوٹل سے نکلے.... جب پہنچے تو پوری مسجد بھر چکی تھی.... گنبد خضرا کے باب البقیع کے باہر جمعہ کے لیے جگہ ملی.... نماز کے بعد ایک صاحب لحیم و شحیم تھے اور ویل چیئر پر بیٹھے ہوئے تھے.... میرے ویل چیئر کو آگے بڑھتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے ہاتھ کا اشارہ کیا کہ رکو.. .قریب آکر انہوں نے مصافحہ کیا میرا نام پوچھا.... میں نے اپنا نام محمد ادریس رضوی بتایا... .انہوں نے کہا پہلی بھیتی ؟۔

میں نے کہا نہیں۔

میرا اندازہ ہے کہ آپ بھی خانقاہی آدمی تھے.... اور شاید پیر بھی تھے.... میں نے محترم کا نام پوچھا انھوں نے اپنا نام عبدالعزیز بتایا۔

میں نے پوچھا آپ کا تعلق کس ملک سے ہے؟۔

موصوف نے فرمایا کہ ''سری لنکا'' سے میرا تعلق ہے.... اتنی سی مختصر گفتگو کے بعد انہوں نے اپنا راستہ لیا اور میں بھی اپنے راستے پر چل دیا۔

اس مقدس بارگاہ میں سبھی آتے ہیں حافظ، عالم، فاضل، مفتی، محدث، شارح، مفسر، ولی، قطب، غوث، اوتاد، سب کے سب پہنچتے ہیں.... اس لئے اس سرزمین پر کسی کو حقیر فقیر نہیں جاننا چاہیے.... کون کس بھیس میں ہے اللہ تعالی جانتا ہے.... دنیا کا کوئی دربار ایسا نہیں ہے جو درِ نبی ﷺ جیسا ہو (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

روضہ رسول پر آخری سلامی کے لئے

یہ عمرہ کا سفر ہے.... پوری دنیا سے لوگ حج وعمرہ کے لئے حرمین شریفین میں پہنچتے ہیں.... گورے کالے سبھی جمع ہوتے ہیں.... حسین وجمیل اور خوبصورت سب ہی اکٹھا ہوتے ہیں.... آنے والوں میں امیر وغریب وفقیر وشاہ سب ہوتے ہیں.... یہ دربارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے.... ایسا دربار نہ کسی شاہ کا ہوتا ہے.... نہ بادشاہ کا.... یہ دربار سارے شہنشاہوں کے شہنشاہ کا دربار ہے.... یہاں کوئی کچھ دینے نہیں بلکہ سب کے سب لینے کے لئے آتے ہیں۔

میرے محسن وکرم فرما محترم سازانس صاحب ویل چیئر پر مجھے بٹھایا.... ان کے والد محترم جناب محمد غوث جنیدی صاحب اور پسرِ عزیز مولانا محمد کاشف رضا شاد مصباحی ساتھ ہوئے.... باب عبدالسلام سے ہم لوگ داخل ہوئے.... صلاۃ وسلام کی ڈالی پیش کرتے ہوئے ہم لوگ آگے بڑھے.... ریاض الجنۃ کو کپڑے کے پردے سے گھیر دیا گیا ہے.... ہر جگہ پولیس کھڑی ہوئی ہے.... ایک جگہ پہنچنے کے بعد جناب سازانس صاحب نے پولیس والوں سے کہا کہ ریاض الجنۃ میں جانا ہے.... چند ساعت توقف کے بعد اس نے پردہ ہٹایا.... ہم لوگ اندر داخل ہوئے.... ریاض الجنۃ میں گئے.... میں نے چھ رکعت نفل نماز ادا کی دیگر لوگ بھی اپنے اپنے عمل میں مصروف رہے.... یہ اللہ کا بہت بڑا فضل ہے.... مجھے امید نہیں تھی کہ اس دفعہ ریاض الجنۃ نماز پڑھنے کا موقع ملے گا.... لیکن اللہ تعالی نے موقع فراہم کردیا.... وہاں سے سلام پڑھتے ہوئے روضہ رسول ﷺ کی طرح ہم لوگ بڑھے اور مواجہ شریف کے قریب آکر سر جھکا کر سلامی پیش کرتے ہوئے باہر نکلے.... کچھ دیر تک باہر میں ٹھہرے رہے.... پھر اپنے ہوٹل میں پہنچ گئے.... اس سفر میں ہم لوگوں کا آج آخری دن

ہے.... ایک روز پہلے سے محترم سازانس صاحب کہہ رہے تھے کہ حضرت کل آخری سلامی کے لئے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم چلنا ہے.... اور ہم لوگ چلے گئے.... دل کی مراد بر آئی.... سبحان اللہ، الحمدللہ۔

عرب میں بھی اردو زندہ

دنیا کے مختلف ملکوں کے سفر کرنے والے کہتے ہیں کہ اُردو ہر جگہ ہے.... اپنی زندگی کا ثبوت فراہم کرتی ہے.... سعودی عربیہ میں بھی عربی زبان میں قدیم اور جدین کتابیں ترجمہ ہوکر اردو زبان میں فراوانی کے ساتھ ملتی ہیں.... اردو زبان میں اخبار نکلتے اور ملتے ہیں.... یہ مانا جاتا ہے کہ سعودی عربیہ کے باشندے اُردو پڑھتے نہیں ہیں.... لیکن کاروبار کو فروغ دینے کی غرض سے کسی نہ کسی طرح اردو کا استعمال کرتے ہیں.... مثال کے طور پر ایک روغن وہاں فروخت ہوتا ہے.... ''قدرتی'' روغن بلسان'' اس روغن کے ڈبے پر عربی، اردو اور انگریزی زبانوں میں تحریر ملتی ہے.... اردو کی تحریر اس طرح سے ہے.... دمہ، شوگر، قوت باہ، دق، جریان، درد، زخم، جوڑوں میں درد، بواسیر، جگر، فالج کے لئے۔

روغن بلسان کے متعلق گائیڈ نے بتایا کہ جنگ بدر میں زخمی ہونے والے صحابہ کرام نے عرض کی.... یارسول اللہ ﷺ یہ زخم تکلیف دے رہے ہیں.... کوئی دوائی بتائیے.... اتنا کہنا تھا کہ وہاں پر ایک جھاڑی سے آواز آتی ہے.... کہ میں کس دن کام آؤں گا.... طبیب اعظم ﷺ نے فرمایا اس کو کاٹو اور اس کے عرق کو زخم پر لگاؤ اور دودھ میں ملا کر پیو.... اس دن سے اس جھاڑی کا نام ''بلسان'' ہوگیا۔

اس کے علاوہ سعودی عربیہ میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے اردو میں پروگرام ہوتے ہیں۔

مدینہ منورہ کا ایئر پورٹ اور چلتی سڑک

۲۵ نومبر ۲۰۱۸ء کو مدینہ منورہ میں دو بج کر 30 منٹ پر ہم لوگوں کو ہوٹل ''گلناز'' خالی کرنے کے لئے کہہ دیا گیا.... ہم لوگ اپنا اپنا سامان لے کر ہوٹل کے گراؤنڈ فلور میں آ گئے اور وہاں ہی بیٹھے رہے.... تقریباً ۴ بجکر ۳۰ منٹ پر ہم لوگ وہاں سے بس میں سوار ہوئے.... بس ایک گھنٹہ میں مدینہ منورہ کے ایئر پورٹ پر لا کر چھوڑ دیا.... ایئر پورٹ پر اس سرے سے اس سرے تک جانا بھی جہاد کرنے کے مترادف ہے.... ضعیف، کمزور، لاغر، بیمار اور عمر دراز لوگوں کو اتنی دُور تک چلنا دشوار امر ہے.... ان باتوں کے پیشِ نظر اس ترقی یافتہ دَور کے تحت مدینہ منورہ کے ایئر پورٹ پر چلتی سڑک بھی کام کر رہی ہے.... پچاس قدم پا پیادہ چلنے کے بعد خود کار سڑک ہے.... اس پر کھڑے ہو جائیے اور وہ سڑک چلتی ہوئی آپ کو آگے چھوڑ دے گی.... پھر آپ پچاس قدم پا پیادہ چلئے.... پھر چلتی سڑک سامنے حاضر ہو جاتی ہے.... اس طرح سے کئی حصوں میں خود کار سڑک راستے طے کراتی ہے.... خود کا زینے تو بہت ساری جگہ پر دیکھے گئے ہیں.... لیکن یہ خود کار سڑک بندے نے پہلی بار دیکھا ہے۔

بھنور کی سمت بڑھتی جا رہی ہے
یہ کشتی بادباں ہوتے ہوئے بھی

دل نے کہا اُو میاں رضوی تم خود کار سڑک کو دیکھ کر حیران ہو.... یہ دَور وہ دور ہے کہ سمندر کے سینہ کو ایئر پورٹ بنا دیا گیا ہے.... طیارہ پہلے سمندر کے پانی کے سینہ پر دوڑتا ہے.... پھر پرواز بھرتا ہے تو کوئی حیرانی کی بات نہیں ہے.... ایک تم ہو کہ خود کار سڑک کو دیکھ کر پریشان ہو۔

خود کار سڑک سے گزر کر ہم لوگ ایک مقام پر بیٹھے رہے.... مدینہ منورہ کا ایئر پورٹ بہت ہی خوبصوت ہے.... عرب والوں کی تہذیب میں صرف لباس ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے وہ لوگ عربی معلوم ہوتے ہیں.... باقی اکثر جگہوں پر ان کی تہذیب نے دم توڑ دیا ہے یا حالتِ نزع میں ہے.... مدینہ منورہ کا ایئر پورٹ یوروپ و امریکہ کی تہذیب کا جیتا جاگتا نمونہ ہے.... یہاں کے بیت الخلا میں پانی کا بندوبست کم ہے ٹیسو پیپر کا انتظام منظّم طریقے سے عام ہے.... نئے طریقے کے نل سے ہاتھ منہ دھونے کا بندوبست بھی دلچسپ ہے.... اس میں نئے انداز کے شیشے لگے ہوئے ہیں.... وہ اس طرح سے کہ شیشہ ایک ہے اور اس میں آدمی جب خود کو دیکھتا ہے تو لائن سے اپنے کو دس جگہ پاتا ہے.... یہ منظر دیکھ کر آدمی حیران ہو جاتا ہے.... عرب کے اس ایئر پورٹ پر انگریزوں اور ان کی میموں کو ان کی ہی تہذیب میں دیکھا جاتا ہے کہ جسم کا تھوڑا حصہ ڈھکا ہوتا اور بیشتر کھلا ہوا ہوتا ہے.... اسی ننگی تہذیب کو دنیا نے اپنا لیا جو باقی ہیں اپنانے کے لئے پریشان ہیں۔

یہ مدینہ منورہ کا ایئر پورٹ ہے یہاں پر ہر جگہ یوروپ و امریکہ کی چھاپ نظر آتی ہے.. ..مگر نماز کا وقت ہوتا ہے تو مدینہ منورہ کا ایئر پورٹ اذان کی صداؤں سے گونج اٹھتا ہے۔

اس وقت کا سماں بہت حسین ہوتا ہے.... مسلمان مسافروں کا رخ مسجد کی جانب ہو جاتا ہے.... اور نماز پڑھنے والے مسافروں کو ایک ساتھ قیام و رکوع و سجود کرتے ہوئے غیر مسلم دور سے جھانک کر دیکھتے ہیں.... اس طرح کا منظر دیکھ کر بہت سارے لوگ حیران ہوتے ہیں.... بہت سارے لوگ تعجب کرتے ہیں.... بہت سارے واہ واہ کی داد دیتے ہیں.... بہت سارے لوگ اسلام مذہب کو اچھا جانتے ہیں.... بہت سارے لوگ اسلام کی طرف جھک جاتے ہیں اور کلمہ پڑھ کر مسلمان بن جاتے ہیں۔

ایئر پورٹ پر جانچ کے مراحل سے گزرنا ایک کڑا امتحان ہوتا ہے اور تکلیف دہ کام.... جس میں گھنٹہ دو گھنٹے لگ جاتے ہیں.... لائن میں کھڑا رہنا کمزوروں کے بس کی بات نہیں

ہے....لیکن مجبوری میں ہر آدمی کو ان مراحل سے گزرنا پڑتا ہے....ان مراحل سے گزر کر رات میں دس بج کر دس منٹ پر مدینہ منورہ سے جدہ کے لئے جہاز روانہ ہوا....ایک گھنٹہ میں جدہ پہنچ گیا....اس طیارہ سے اتر کر ہم لوگ جدہ ایئر پورٹ پر تقریبا چار گھنٹے تک بیٹھے رہے....پھر رات میں 3 بج کر 30 منٹ پر جدہ سے حیدر آباد کے لیے طیارہ پرواز کیا.... اور پونے بارہ بجے ہم لوگ حیدر آباد ''راجو گاندھی انٹرنیشنل ایئر پورٹ'' پر پہنچے....وہاں سے ڈیڑھ بجے ٹیکسی کے ذریعہ گلبرگہ شریف کے لیے روانہ ہوئے۔

رنگا ریڈی میں دوپہر کا کھانا

ہندوستانی وقت کے حساب سے تقریباً ۷ر بجے طیارہ میں چاول دال سبزی فروٹ کی چند کاشیں اور تھوڑا میٹھا کھانے کے لئے دیئے گئے اوّل چیز تو یہ کہ اس وقت سب پر نیند غلبہ تھا دوسری بات یہ کہ اتنی صبح چاول کھانا ہم جیسے لوگوں کے بس کی بات نہیں تھی میں نے میٹھا چکھ لیا باقی چیزوں کو چھوڑ دیا حیدر آباد میں اترنے کے بعد فوراً وہاں سے روانہ ہوگئے وقت کافی ہوگیا تھا اور بھوک کا غلبہ بڑھتا جارہا تھا ڈرائیور کہہ رہا تھا، یہاں نہیں وہاں کھانا اچھا ملتا ہے ایسے کرتے اور کہتے ہوئے ہم لوگ رنگا ریڈی (آندھرا پردیش) پہنچ گئے ایک ڈھابا نظر آیا اس میں ہم لوگ داخل ہوئے کاؤنٹر پر ایک باشرع مسلمان نظر آیا اس نے کہا آپ لوگ اندر چلئے یہ مسلمان کا ڈھابا تھا، ہم لوگوں کی فرمائش پرویٹر نے بکرے کے گوشت کی بریانی لاکر ٹیبل پر رکھا اور ہم نے اپنے اپنے پلیٹ میں پروس لیا پھر کھانا شروع کیا بریانی بہت مزے دار تھی، بھوک کی حالت میں بریانی کھانے کا مزہ دوبالا ہوتا جارہا تھا، بریانی کے مزہ کے اعتبار سے وہاں کی بریانی سستی لگی، پانچ پلیٹ بریانی، تین بوتل پانی اور تین کپ چائے کی قیمت ۶۴۵ رروپے لئے۔

کملا پور کا لال کیلا

کلیان میں ڈرائی فروٹ کی ایک دوکان تھی جس میں کبھی کبھی لال کیلے دیکھنے کو ملتے تھے لوگوں سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ کیلا کیرلا سے آتا ہے لیکن یہ راز اس وقت عیاں ہوا جب ہم لوگ گاڑی سے حیدر آباد کو جارہے تھے کملا پور سے گزر ہوا تو پسر عزیز مولانا محمد کاشف رضا شاد مصباحی نے کہا کہ یہ ''کملا پور'' ہے یہاں لال کیلے کی پیداوار ہوتی ہے عمرہ سے واپسی پر حیدر آباد سے آتے ہوئے راستے میں کملا پور میں گاڑی روکی گئی اور لال کیلے کی دوکان پر جاکر جناب حافظ خالد رضا مصباحی نے قیمت معلوم کی تو 120 روپے درجن دکاندار نے بتایا تین درجن لینے پر دکاندار نے سو روپے درجن کے حساب سے قیمت جوڑا اب خلاصہ ہوا یہ لال کیلا کیرلا میں نہیں بلکہ کملا پور کرناٹکا میں ہوتا ہے گاڑی چلانے والے سراج احمد نے بتایا کہ اس کیلے کے اندر وٹامن بہت زیادہ ہوتا ہے دوسرے کیلے ایک درجن کھائیں اور یہ لال کیلے دو کھانا دونوں برابر ہیں قدرت کی بنائی ہوئی عجیب وغریب چیزیں دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے میں کہتا ہوں کہ ہندوستان کے بہت سارے لوگوں نے لال کیلے نہیں دیکھے ہوں گے جب دیکھے نہیں ہونگے تو کھائیں گے کہاں سے، وہاں سے چل کر رات میں تقریبا آٹھ بجے گلبرگہ شریف پہنچے یہ سفر ہم لوگوں کا تقریبا 32 گھنٹے کا ہوگیا تھا تمام لوگ پریشان ہوچکے اور تھک چکے تھے۔

حضرت کمالہ سلطانہ کی تربت پر حاضری

۲۹ نومبر ۲۰۱۸ء بروز جمعرات کو تین بجے کے قریب حضرت شمس الدین شمنا میراں رحمۃ اللہ علیہ (تربت میرج) کی والدہ ماجدہ حضرت کمالہ سلطانہ بی بی خونجہ صاحبہ کے مزار پر گیا

جو گلبرگہ شریف کے ایک محلہ کپنورہ میں واقع ہے آپ کاملہ ولیہ تھیں جن کا تذکرہ میں نے سفرِ میرج میں کیا ہے گلبرگہ شریف سے میرج کی دوری 284 کلومیٹر ہے، حضرت کمالہ سلطانہ رحمۃ اللہ علیہا کے والد ''محمد شاہ بہمنی دوئم'' گلبرگہ کے تھے، یہی وجہ ہے شائد آپ اپنے آبائی جگہ پر لیٹی ہوئی ہیں کیوں کہ آپ کے مزار کے احاطہ میں میں کافی جگہ ہے وہاں پر ایک حسین مسجد ہے اور ''دارالعلوم خونجہ ماں صاحبہ'' بھی چلتا ہے آپ کی ایک کرامت آپ کے مزار کے احاطہ میں آج بھی زندہ ہے وہ یہ ہے کہ وہاں ایک قدیم کنواں ہے اگر کسی کو کوئی موذی جانور کاٹ لیتا ہے جیسے کتا، سانپ وغیرہ تو اس کنویں کا پانی پلانے سے زہر ختم ہوجاتا ہے اس کے علاوہ کنویں کا پانی دیگر مریض بھی استعمال کرتے ہیں اور بیشتر شفایاب ہوتے ہیں، راقم ایک ہفتہ گلبرگہ شریف میں رہ کر ۲؍دسمبر ۲۰۱۸ء کو کلیان آیا۔

